REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٭ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ٭ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. No. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد — ۲۱
شمارہ — ۲۳

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۵ ربیع الآخر ۱۳۹۲ ہجری — ۸ احسان ۱۳۵۱ ہش — ۸ جون ۱۹۷۲ ع

اخبار احمدیہ

قادیان ۶ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں لنڈن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور ان دنوں مری میں تشریف فرما ہیں۔ اور حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

قادیان ۶ احسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال اڑیسہ کے تربیتی دورہ پر ہیں۔ آپ ۵ احسان کو بھدرک پہنچ رہے ہیں نیز معلوم ہوا ہے کہ محترمہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔

٭ — حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع درویشان قادیان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ٭

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے

مختلف جماعت ہائے احمدیہ بہار کا تبلیغی و تربیتی دورہ اور اہم دینی مصروفیات

قادیان — ۳ احسان (جون)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے تربیتی دورہ کے ضمن میں مورخہ ۵ تا ۲۲ ہجرت (مئی) ۱۳۵۱ ہش کی موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اس عرصہ میں پٹنہ۔ مظفر پور۔ بھتولی۔ دربھنگہ۔ پرکھوپٹی۔ بھاگلپور۔ برہ پورہ۔ جمگاؤں۔ خانپور ملکی۔ آرا۔ اردن۔ رانچی۔ سملیہ۔ چائباسہ۔ اور موسابنی مائینز کا دورہ فرمایا۔ تمام جماعتوں نے محترم میاں صاحب کی تشریف آوری پر اپنے اپنے رنگ میں خلوص و محبت اور والہانہ دلی مسرتوں کا مظاہرہ کیا۔ محترم موصوف نے نہ صرف فرداً فرداً ہر ایک کو مصافحہ و معانقہ کا شرف بخشا بلکہ محترم موصوف اور محترمہ بیگم صاحبہ نے حتی المقدور احباب کے گھروں میں جاکر ان کی دلداری فرمائی۔ فجزاہما اللہ خیراً۔

مورخہ ۵ ہجرت (مئی) کو محترم میاں صاحب نے پٹنہ میں ایک پُر لطف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں موصوف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

مورخہ ۶ ہجرت کو محترم میاں صاحب بذریعہ طیارہ پٹنہ سے مظفر پور تشریف لے گئے۔ اور ۹ ہجرت تک مختلف نزدیکی جماعتوں کا دورہ فرمانے کے بعد مورخہ ۱۰ ہجرت کو بذریعہ طیارہ واپس پٹنہ تشریف لائے۔

مورخہ ۱۱ ہجرت سے ۱۶ ہجرت تک محترم موصوف نے بھاگلپور اور مضافات کا دورہ فرمایا جس کی تفصیل بدر کے گزشتہ شمارے میں آچکی ہے۔

آرہ میں محترم میاں صاحب کی تشریف آوری سے استفادہ کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب نے ایک جلسہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ جس میں بہت سے معززین شہر بھی مدعو تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔

مورخہ ۲۰ مئی کو محترم صاحبزادہ صاحب موصوف بذریعہ ٹرین رانچی پہنچے۔ اور مکرم سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ کے ہاں قیام کیا۔ ۲۱ مئی کو رانچی سے سملیہ گئے جہاں محترم موصوف نے مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا اور مناسب موقعہ ایک رُوح پرور خطاب کیا۔ اس مسجد کا نام محترم میاں صاحب نے مسجدِ بلال رضی اللہ عنہ تجویز فرمایا ہے۔ سملیہ سے اسی روز رانچی کے لئے واپسی ہوئی۔ رانچی میں بعض انجینئر صاحبان تشریف لائے ہوئے تھے جن سے تین گھنٹے کے قریب تبلیغی باتیں ہوتی رہیں۔

موصوف مورخہ ۲۲ کو چائباسہ اور وہاں سے ۲۲ ہجرت کو موسابنی مائنز تشریف لے گئے۔ مقامی جماعت نے دو روزہ کانفرنس کا پروگرام بنا رکھا تھا۔ جبکہ محترم موصوف کے قیام کا پروگرام صرف ایک روز تھا۔ مقامی احباب کی خواہش پر محترم میاں صاحب نے اپنے پروگرام میں تبدیلی کرتے ہوئے دو روزہ قیام منظور فرمایا۔

کانفرنس بفضلہ تعالیٰ دونوں روز کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ پہلے روز کا اجلاس یوم سیرۃ النبی صلعم کے طور پر اور دوسرے روز کا اجلاس یوم پیشوایانِ مذاہب کے طور پر منعقد ہوا۔ کانفرنس کے موقعہ پر بُک سٹال کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔ جس سے غیر احمدی و غیر مسلم احباب نے بخوبی استفادہ کیا۔ کانفرنس میں کلکتہ سے مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی شرکت فرمائی۔

مورخہ ۲۴ ہجرت (مئی) کو محترم موصوف بر استہ چائباسہ رانچی کے لئے روانہ ہوئے۔ ۲۵ کو کلکتہ کے لئے روانگی تھی تاہم یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ محترمہ بیگم صاحبہ کی طبیعت ایک دم بہت زیادہ ناساز ہوگئی تھی۔ چنانچہ ڈاکٹر کی ہدایت پر آئندہ سفر کچھ روز کے لئے ملتوی کرنا پڑا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم میاں صاحب اور جملہ افرادِ خانہ کا حامی و ناصر ہو اور اس سفر کو ہر جہت سے بابرکت کرے۔ آمین ٭

ہفتہ قرآن مجید

حسبِ سابق امسال بھی تمام جماعتیں اپنے ہاں یکم جولائی تا ۷ جولائی ۱۹۷۲ء ہفتہ قرآن منائیں۔ اور جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں اور مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں۔

عنوانات

(۱) قرآن مجید کی خصوصیات
(۲) قیامت کا ثبوت از روئے قرآن مجید۔
(۳) والدین کی اطاعت و احترام کے متعلق قرآنی تعلیم
(۴) تقویٰ کے حصول کے ذرائع
(۵) قرآن کریم میں منافقین کی علامات
(۶) مدعیٔ نبوت کو پہچاننے کیلئے قرآنی اصول۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

طابع صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ر احسان ۱۳۵۱ہش

ایک مضمون ——— دو اقتباس

حضرتِ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی کتاب تفہیماتِ الٰہیہ کا ایک عربی اقتباس مع اُردو ترجمہ کے ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی میں شائع ہوا ہے۔ کتاب حجج الکرامہ کے مصنف نواب صدیق حسن خان صاحب کے تحقیقی بیان کے مطابق حضرت شاہ صاحب بارہویں صدی کے مجدّد ہیں (ملاحظہ ہو کتاب حجج الکرامہ ۱۲۹) اس اعتبار سے شائع شدہ اقتباس خاص اہمیت کا حامل ہے۔ یہ اقتباس مع اس کے ترجمہ کے بجنسہٖ درجِ ذیل ہے:۔

"قال الامام ولی اللہ فی التفہیمات (جلد اول۔ صفحہ ۲۰۲)

واعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتمعت فیہ خصلتان: احداھما النبوۃ والثانیہ سعادۃ قریش بسببہ، فالنبوۃ عمت کل الاصناف والاحمر والاسود مستویان فیما یرجع الی الفیض الذی ھو من باب النبوۃ۔ ولذلک لما اقتضت المصلحۃ الکلیۃ عموم سلطنۃ الترک الھمھم اللہ بدین الاسلام، واما سعادۃ قریش فبسببھا کانت خلافتھم الیٰ زمان طویل۔

والذی اعتقدہ انہ ان اتفق غلبۃ الھنود مثلاً علیٰ إقلیم ھندوستان غلبۃ مستقرۃ عامۃ وجب فی حکمۃ اللہ ان یلھم رؤساءھم التدین بدین الاسلام کما الھم الترک وذلک منشعب من عموم نبوتہ وانعقاد کونہ صاحب ملۃ، وللنبی صلی اللہ علیہ وسلم تارات۔ فتارۃ یتکلم من جھۃ نبوتہ وتارۃ یتکلم من جھۃ کونہ منشأ لسعادۃ قریش۔

رسالہ محمودیہ مرتبہ مولانا عبید اللہ سندھی۔ مطبوعہ بیت الحکمت لاہور ۱۹۴۶ء صفحات ۱۹-۱۱۶

امام ولی اللہ دہلوی اپنی کتاب تفہیمات میں کہتے ہیں کہ واضح رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں دو خصوصیتیں جمع ہوگئی ہیں۔ اول نبوت۔ دوم آپ کے سبب سے قریش کی سعادت۔ آپ کی نبوت (عمومیت کے) جملہ اصناف پر مشتمل ہے۔ اور آپ کے فیضِ نبوت سے سرخ وسیاہ سب یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب مصلحت کلی کا تقاضا ہوا کہ ترکوں کی سلطنت عام طور پر پھیل جائے تو اللہ تعالےٰ نے ان کی توجہ اسلام قبول کرنے کی طرف پھیر دی۔ قریش کی طویل حکومت کی وجہ ان کی یہی سعادت تھی۔

میرا وجدان گواہی دیتا ہے کہ اگر ایسا ہوا کہ ہندو اس ملک میں مستقل عمومی غلبہ حاصل کرلیں تو یقیناً حکمتِ الٰہی کا فیصلہ یہ ہوگا کہ ان کے سربرآوردہ افراد کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے دی جائے۔ جیسا کہ ترکوں کے ساتھ ہوا تھا کیونکہ آپ کی نبوت کی عمومیت اور آپ کے صاحبِ ملت ہونے سے یہی بات نکلتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے مختلف پہلو ہیں۔ کبھی تو آپ نبی ہونے کی حیثیت سے کلام کرتے ہیں اور کبھی اس حیثیت سے کہ آپ قریش کی سعادت کا ذریعہ ہیں۔"

(الجمعیۃ دہلی ۲۶ ہش ص)

حضرت شاہ صاحب کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے جو جلیل القدر منصب عطا فرمایا اس میں دو باتیں خصوصیت سے نمایاں نظر آتی ہیں:۔

اوّل: ——— آپ کی نبوت اور اس کا ایسا بے نظیر عموم کہ اس کا فیضان دنیا کی تمام اقوام سرخ وسیاہ سب تک جاری وساری ہے۔ یہ ایسا عموم ہے جو مکانی اور زمانی حدود میں محدود نہیں۔

ایسی شانِ نبوت کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی **دوسری** خصوصیت قریش پر سعادت کے در کھلنے سے ظاہر ہوئی۔ اس کی توضیح وتفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک طویل زمانہ تک جو قریش کو دنیوی حکومت ملی تو یہ حضورؐ ہی کی برکت تھی جس کے سبب ان کو ایسی سعادت اور خوش بختی سے نوازا گیا۔

یہ وہی نکتۂ معرفت ہے جو آیتِ کریمہ وَاِنَّہٗ لَذِکْرٌ لَّکَ وَلِقَوْمِکَ میں بیان ہوا ہے۔ جبکہ اس جگہ لفظ "ذِکر" کے معنے عزت وشرف کا ذریعہ ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ کلامِ مجید تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے ہر قسم کی روحانی اور جسمانی عزت وشرف کا باعث ہے۔ چنانچہ قریش میں اس کا واضح تجربہ اس کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔ اگرچہ قریش نے ابتداء میں مخالفت بھی کی لیکن جب اُن کی آنکھوں سے تعصب اور جہالت کے پردے اٹھے تو وہ جوق درجوق اسلام میں داخل ہوکر دینِ اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار ہوگئے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ بھیڑوں بکریوں کو پالنے والے عرب کے بادیہ نشین دیکھتے ہی دیکھتے ملکوں کے بادشاہ بن گئے۔ اور ایک لمبے زمانے تک حکومت ان کے گھروں کی لونڈی بنی رہی۔ یہ وہ سعادت تھی جو حضور پرنورؐ سے مخصوص طور پر قریش کو حاصل ہوئی۔ دوسرے لفظوں میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ حضور پرنورؐ کے وجود باجود سے قریش کی سعادت کے در کھل گئے۔

اسی سلسلہ میں حضرت شاہ صاحبؒ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی عمومیت اور اس کے عظیم فیضان کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ آپؐ کی نبوت کا فیضان کسی ایک قوم، ملک یا خطّہ تک محدود نہ تھا بلکہ سب سُرخ وسیاہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت میں جب ترک قوم حکمتِ الٰہی کے ماتحت ایک بڑے خطۂ ارضی پر چھا گئی تو وہ بھی حضورؐ کے فیضانِ عمومی سے فیضیاب ہونے سے نہ رہ سکی۔ اور ایسے عجیب طریقہ پر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اسلام کی طرف متوجہ کردیا وہی لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہوکر اسلام کی تقویت کا باعث بن گئے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دائرہ ساری دنیا اور تاقیامت ممتد ہے اس لئے حضورؐ کی نبوّت کے فیضان کا دنیا کی بڑی بڑی قوموں پر اثر مشاہدہ کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے روحانی اعتقاد اور یقین۔ دُوربین نگاہوں اور خدا داد فراست کے تحت کہتے ہیں کہ اگر ملکِ ہند میں ہنود کا غلبہ ہوگیا تو مصلحتِ الٰہی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کے سرکردہ افراد کو بھی ترکوں کی طرح اسلام کے قبول کرنے کی توفیق ملے گی۔ اور یہ ثبوت ہوگا اس امر کا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اثرِ فیضان اب بھی قائم و دائم ہے۔ اور حضورؐ کی نبوت کا عموم ان لوگوں پر بھی اپنا روحانی اثر ڈال رہا ہے۔

ہوسکتا ہے کہ اقتباس کی عبارت کے پیشِ نظر حضرت شاہ صاحبؒ کی اس بات کو محض قیاسی اور ذوقی قرار دیا جائے مگر ہمارے نزدیک ایسا نہیں۔ کیونکہ ایک تو آپ کا مقام مقامِ مجددیت ہے۔ آپؒ کی فہم وفراست عام مومنوں سے کہیں فائق اور برتر ہے۔ دوم اس بات کے بیان کرنے میں حضرت شاہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ اکیلے نہیں بلکہ آپؒ کے دو سو سال بعد آنے والے چودھویں صدی کے مجدد جو صرف مجدد ہی نہیں بلکہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق وہ مسیح موعود اور امام مہدی بھی ہیں نے بالہامِ الٰہی اس بات کو پورے تعین اور زیادہ صفائی کے ساتھ بڑے ہی واضح رنگ میں بطور پیشگوئی بیان فرمایا ہے جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک اشتہار مجریہ ۱۲ر مارچ ۱۸۹۷ء میں سر سید احمد خان صاحب کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:۔

"مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا"

(بحوالہ تذکرہ ص ۳۰۲ ایڈیشن دوم)

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور علیہ السلام ایک اور موقعہ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"کشفی طور پر ایک مرتبہ مجھے ایک شخص دکھایا گیا گویا وہ سنسکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے وہ میرے سامنے کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کرکے بولا کہ "ہے رُودّر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے"۔ اسی وقت مَیں نے سمجھا کہ تمام دنیا ایک رودّر گوپال کا انتظار کر رہی ہے۔ کیا ہندو، کیا مسلمان اور کیا عیسائی مگر اپنے اپنے لفظوں اور زبانوں میں۔ اور سب نے یہی وقت ٹھہرایا ہے۔ اور اس کی یہ دونوں صفتیں قائم کی ہیں۔ یعنی سُوروں کو مارنے والا، اور گائیوں کی حفاظت کرنے والا۔ اور وہ مَیں ہوں جس کی نسبت ہندوؤں میں پیشگوئی کرنے والے قدیم سے زور دیتے آتے ہیں کہ یہ آریہ ورت میں یعنی اسی ملک ہند میں پیدا ہوگا۔ اور انہوں نے اس کے مسکن کے نام بھی رکھے ہیں مگر وہ تمام نام استعارہ کے طور پر ہیں جن کے نیچے ایک اور حقیقت ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۳۰ حاشیہ بحوالہ تذکرہ ص ۳۹ ایڈیشن دوم)

اگرچہ وہ بات جس کا دونوں برگزیدہ ہستیوں کے دو الگ اقتباسات میں ذکر ہوا ہے یعنی ہنود کا اسلام کی طرف رجوع۔ یہ بات ابھی پیشگوئی کی حد تک ہے مگر ہمارا یقین ہے کہ وہ وقت ضرور آئے گا جب دیگر پیشگوئیوں کی طرح حضور علیہ السلام کی یہ پیشگوئی اور حضرت شاہ صاحبؒ کی وہ بات بڑی صفائی کے ساتھ پوری ہوگی۔ ہر بات کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اپنے وقت پر اس کا ظہور حتمی امر ہے۔ کوئی نہیں جو اس میں روک بن سکے۔ تاہم اس موقعہ پر اس امر کو ملحوظ رکھنا بے حد ضروری ہے کہ اسلام ایسا پیارا مذہب ہے کہ اس نے تمام مذاہب کو نہایت ہی جامع طریق پر اپنے اندر سمو لیا ہے۔ اسلام کو قبول کرکے کسی بھی پہلے مذہب کو اصولاً چھوڑنا نہیں پڑتا۔ اس لئے کہ اسلام اگرچہ سب مذاہب کے بعد آیا لیکن اس میں جملہ مذاہب کی تعلیمات کا ایسا خلاصہ اور نچوڑ آگیا ہے (باقی ص ۱ پر)

خطبہ جمعہ بر موقع افتتاح مسجد اقصےٰ ربوہ

آج ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے لبریز ہیں کہ اُس نے ہمیں ایک نئی بڑی اور اچھی مسجد عطا فرمائی ہے

دراصل صرف تین مسجدیں ہیں جنہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجدیں کہا جا سکتا ہے باقی سب انکی اظلال ہیں

تم اپنی نیتوں کو ایسا بناؤ کہ وہ ہمیشہ تعمیرِ بیت اللہ کے مقاصد کی طرف متوجہ اور مائل رہیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز. فرمودہ ۳۱ر امان ۱۳۵۱ ہش مطابق ۳۱ر مارچ ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصےٰ ربوہ

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیات پڑھیں:-

"وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا، اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ"

"رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَیْنَا، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ o"

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُزَكِّیْهِمْ، اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ o

"وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ، لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْكُمْ حُجَّةٌ، اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِیْ وَ لِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ o كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَكِّیْكُمْ وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ"

(البقرہ: ۱۲۸ تا ۱۳۰، ۱۵۱-۱۵۲)

"وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا o وَ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا o قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا o

(الجن: ۱۹ تا ۲۱)

اور پھر فرمایا:

"کچھ گونج پیدا ہو رہی ہے کیونکہ لاؤڈ اسپیکر کا انتظام عارضی ہے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ کس قسم کے لاؤڈ سپیکر یہاں زیادہ اچھے رہیں گے اس پر خاصا وقت لگتا ہے۔ انشاء اللہ اس کا مستقل انتظام ہو جائے گا۔ کل مَیں نے بھی آکر چیک کیا تھا۔ مسجد کے بعض حصوں میں آواز صاف نہیں پہنچی۔ پوری توجہ سے سُننے کی کوشش کریں۔ جتنا سمجھ سکتے ہیں سمجھیں۔ جتنا اخذ کر سکتے ہیں اخذ کریں۔

ویسے تو ایک مومن کا دِل ہر وقت ہی اپنے ربّ کی حمد سے بھرپور رہتا ہے۔ مگر آج

ہمارے دل

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے اس لئے بھی لبریز ہیں کہ اس نے اپنے فضل سے جماعتِ احمدیہ کے بہت سے دوستوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے اس مسجد کے لئے مال بھی دیا۔ وقت بھی دیا۔ توجہ بھی دی اور محنت بھی کی۔ اور ساری جماعت نے دعائیں بھی کیں۔ جس کے نتیجہ میں ہمیں ایک نئی اور بڑی اور اچھی مسجد مل گئی ہے فالحمد للّٰہ علیٰ ذالك۔

تاہم یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ آئندہ پانچ دس سال تک یہی مسجد ہمارے لئے کافی رہے گی لیکن چونکہ سامنے جلسہ سالانہ کا میدان ہے اس لئے امید ہے کہ کچھ وقت تک یہی مسجد ربوہ کی بڑی مسجد بنی رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ توفیق دے گا تو اور مسجدیں بھی بنتی رہیں گی۔ دراصل

مسجدیں صرف تین ہیں

باقی مسجدیں تو ان کی اظلال ہیں اور یہ تین مساجد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مساجد ہیں جن کا ذکر قرآنِ کریم میں آتا ہے۔ ان میں سے پہلی مسجد تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کی بعثت کے وقت بنوادی تھی اور جسے ہم مسجدِ حرام بھی کہتے ہیں، خانہ کعبہ بھی کہتے ہیں اور بیت اللہ بھی کہتے ہیں۔ ویسے جہاں تک "بیت اللہ" کا تعلق ہے وہ تو ایک لحاظ سے ساری مساجد ہی بیت اللہ ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ

لیکن مسجد حرام کو بیت اللہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ وہ مسجد ہے جو خدا تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش سے بھی ہزارہا سال قبل آپؐ کے لئے بنوادی تھی۔

دوسری مسجد جو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلق رکھتی ہے وہ مسجدِ نبوی ہے اور وہ مدینہ میں ہے ——

تیسری مسجد معنوی لحاظ سے دور کے زمانے کی ایک مسجد ہے۔ جسے مسجدِ اقصےٰ کہا جاتا ہے۔ وہ مسجد بھی ہے اور تعبیری معنی میں مسجد کی علامت بھی ہے۔ تاہم اس کا تعبیری پہلو زیادہ نمایاں ہے۔ یعنی امتِ محمدیہ میں سے جس شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سب سے زیادہ محبت کی اور آپؐ کے عشق میں سب سے زیادہ سوزاں رہا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جس نے سب سے زیادہ قربانیاں دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وساطت سے اور آپ کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں امتِ محمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے جو بزرگ گزرے ہیں (جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کے جو زندہ جلوے دیکھے) ان میں سے جس نے سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ احسان سے پُر جلوے دیکھے وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محبوب مہدی معہود ہے۔ جس کا زمانہ قُربِ قیامت کا زمانہ اور آخری زمانہ ہے۔ اس لئے اس کی مسجد کو بھی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی مسجد قرار دیا ہے۔ حدیث میں اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں ہے۔ پھر کسی وقت مجھے یا کسی اور دوست کو موقع ملا تو وہ بڑی وضاحت کے ساتھ یہ باتیں جماعت کے سامنے رکھ دیں گے۔ یا اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی تو مَیں بتا دوں گا۔ یہ باتیں ہماری تعلیم۔ ہمارے لٹریچر۔ اور کتبِ سلسلہ میں پائی جاتی ہیں۔

بہرحال حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تین مسجدیں ہیں۔ ایک وہ مسجد ہے جو خدا تعالیٰ نے ہزارہا سال پہلے بنی نوعِ انسان سے بنوائی تھی۔ اور پھر اس کی مرمتیں ہوتی رہیں۔ اور جب اس کے نشان مٹ گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم دیا گیا کہ وہ اُسے از سرِ نو تعمیر کریں کیونکہ اب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ قریب ہے اور چونکہ آپؐ کی عظمت اور آپؐ کا جلال ایسا ہے کہ اس کا انسانی ذہن احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور آپؐ کا نُور اتنا عظیم ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بھی جب

مستقبل کے اُفق پر

نگاہ ڈالی تو انہوں نے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور کی جھلک کو دیکھا اور حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے اس سے بھی زیادہ روشنی اُفق پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی دیکھی۔ اگرچہ اڑھائی ہزار سال بعد میں یہ سورج اپنی ظاہری شکل اور پوری شان میں دنیا پر ظاہر ہونا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی ایک جھلک دکھادی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ نور اب بہت قریب ہے۔ اتنا قریب ہے کہ گویا روشنی کے مینار کی طرح نظر آرہا ہے۔

غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتایا گیا تھا کہ اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بہت قریب ہے۔ اس لئے یہ مسجد ہے۔ اس کے نشان مٹے ہوئے ہیں۔ تم اسے ٹھیک کر دو۔ مَیں (اللہ) نے اسے اپنے حکم کے ماتحت اور اپنی منشاء کے مطابق ایک پاک وجود اور اپنے پیارے محبوب کے لئے بنی آدم کے ذریعہ بنایا تھا۔ اور اس کے ذریعے میری برکات نازل ہورہی ہیں۔ تم اسے از سرِ نو تعمیر کرو کیونکہ جس کی یہ مسجد ہے اس کو عنقریب دے دی جائے گی۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک تو وہ مسجد ہے جو خدا تعالیٰ نے بنوا کر آپؐ کو بالکل اسی طرح عطا فرمائی جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز دیتا ہے۔ یا جس طرح پیار کرنے والا ربّ اپنے بہت ہی پیارے اور پیار کرنے والے بندے کو عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ جب آپؐ کی بعثت ہوئی تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا یہ لو مسجد۔ اس میں میری عبادت بجا لاؤ۔ آپؐ کی دوسری مسجد مدینہ کی مسجد تھی۔ جو کہ خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے بنوائی۔ اور تیسری مسجد آپؐ کے محبوب ترین روحانی فرزند مہدی معہود کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ لیکن اس میں نمایاں پہلو تعبیری ہے۔ گو علامت کے طور پر اس مادی دُنیا میں مادی ذرائع سے اور ظاہری طور پر اینٹوں اور گارے وغیرہ سے بھی بنی ہے لیکن اصل یہ ہے کہ وہ

آخری زمانہ کی مسجد

ہے۔ کیونکہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مہدی معہود تمہاری زندگی میں یا تمہاری نسل میں بھی پیدا ہو اور وہ تمہیں ملے تو میری طرف سے اسے سلام پہنچا دینا۔ اور معنوی طور پر اس میں اپنی تیسری مسجد کا ذکر ہے۔ جس کے معنی یہی ہیں کہ گویا کہ تمہاری مسجد کو مَیں نے اپنی مسجد قرار دے دیا ہے۔ یہ بھی پیار کا ایک اظہار ہے۔ اس لئے کہ جو کام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لیا جاتا تھا وہی کام آپؐ کے عظیم رُوحانی فرزند کے ذریعہ لیا جانے والا ہے۔ گو اس کام میں آپ کے ماتحت ہزاروں جرنیل پیدا ہوئے، ہر زمانے میں ہزاروں پیدا ہوئے لیکن جس طرح آپ کے زمانے میں اسلام اس وقت کی ساری دنیا پر غالب ہوا۔ اسی طرح آپؐ کی بعثتِ ثانیہ (جسے ہم اسلام کی نشأۃِ ثانیہ بھی کہتے ہیں) کے زمانے میں بھی اسلام نے ساری دنیا پر غالب ہونا ہے اور غالب ہونا ہے۔ آپؐ کے محبوب ترین روحانی بیٹے اور آپؐ کے جرنیلوں میں سے عظیم ترین جرنیل کے ذریعہ جس کے سپاہی مَیں اور تم ہو۔

پس یہ وہ

تین مسجدیں

ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجدیں کہلاتی ہیں۔ باقی تمام مساجد تو اُن کے ظلّ ہیں۔ یہ مسجد بھی ظلّ ہے۔ اصل میں تو وہی تین مسجدیں ہیں اور اصل میں تو انہی کے ساتھ حقیقی طور پر اور بلا واسطہ ان برکات اور فیوض کا تعلق ہے جن کی بنیادی اینٹ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات ہے۔ آپؐ کی ذات مجسم نور اور انتہائی بلند اور ارفع ہے۔ دراصل جہاں تک

رُوحانیت کا تعلّق

ہے ہمیں ہر طرف (حضرت) محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہی نظر آتے ہیں۔ آپؐ کے علاوہ تو کوئی نظر نہیں آتا۔ کوئی آپؐ سے پہلے آیا تو اس نے بھی آپؐ ہی کے طفیل رُوحانی فیوض اپنے ربّ سے حاصل کئے۔ اور کوئی بعد میں آیا تو اس نے بھی روحانی فیوض آپؐ ہی کے ذریعہ حاصل کئے۔

اللہ تعالےٰ نے امتِ محمدیہ کو یہ حکم دیا کہ برکتوں کا سرچشمہ اور فیوض کا منبع تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ جنہوں نے آپؐ کے ذریعہ بنی نوع انسان کے لئے قرب کی راہیں کھول دی ہیں۔ قرب کی ان راہوں میں ایک بڑی راہ "الصلوٰۃ" یعنی نماز ہے جسے اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہوتا ہے۔ اور نماز کی ادائیگی کا تعلق مساجد سے ہے۔ اس لئے فرمایا تم مسجدوں میں اکٹھے ہو کر اجتماعی طور پر اپنے

ربّ کے حضور جھکو

تاکہ وہ برکات تم پر نازل ہوں جن کا اجتماعی رنگ میں امتِ محمدیہ کو وعدہ دیا گیا ہے اور جن کی بشارتیں ملی ہیں۔

چنانچہ یہ حکم ان آیات میں ہے جو ابھی مَیں نے پڑھی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا

وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ۔

دوسرے اس آیت میں فرمایا۔

لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْکُمْ حُجَّةٌ۔

اور تیسرے فرمایا

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ۔

اور چوتھے فرمایا

وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْکُمْ۔

اور پانچویں فرمایا

وَلَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہیں اپنی زندگی کا یہ مقصد کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ تمہاری بہتری کے تمام سامان اور تمہارے مقاصد کی یاد دہانی کرانے والی ساری علامتیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجدِ حرام یعنی بیت اللہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا مَیں نے بیت اللہ پر متواتر کئی خطبات دیئے تھے جو چھپ چکے ہیں۔ ان خطبات میں مَیں نے بتایا تھا (اور جن کے بتانے کا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن ملا تھا) کہ مسجد حرام کے ساتھ

تیئیس مقاصد

وابستہ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مکان کے لحاظ سے یا زمان کے لحاظ سے (دونوں پہلو اس کے اندر آتے ہیں) تمہیں اپنی وجہہ یعنی توجہ کو مسجد حرام کی طرف رکھنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ فرمایا۔

وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

(الرحمٰن : ۲۸)

اس کے معنے کرتے ہوئے امام راغب نے مفردات میں لکھا ہے:-

"جو باقی رہنے والی چیز ہے وہ ایسے اعمالِ صالحہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کئے جاتے ہیں"۔ یعنی وہ اعمالِ صالحہ جنہیں انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر بجا لاتا ہے وہ گویا "وَجْهُ رَبِّکَ" کے مترادف ہیں۔

اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو کوشش کی جاتی ہے وہ قائم رہتی ہے اور باقی تو ہر عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں ایک اور جگہ فرماتا ہے۔

کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔

(القصص : ۸۹)

امام راغب نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں کہ

"کُلُّ مِّنَ الْاَعْمَالِ هُوَ هَالِکٌ بَاطِلٌ اِلَّا مَا اُرِیْدَ بِهِ اللّٰهُ"

یعنی انسانوں کے اعمال میں سے ہر عمل ہلاک ہونے والا اور لایعنی اور باطل ہے سوائے اس عمل کے جس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

پس اس اعتبار سے فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَهٗ کے یہ معنے ہوں گے کہ تم اپنی نیتوں کو ایسا بناؤ کہ وہ ہمیشہ

تعمیر بیت اللہ

کے مقاصد کی طرف متوجہ اور مائل رہیں۔ تمہیں چاہیئے کہ تعمیر بیت اللہ کے سلسلہ میں قرآن کریم میں جو مقاصد بیان ہوئے ہیں تم اُن سے نظر نہ ہٹاؤ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْکُمْ حُجَّةٌ۔ عملاً ظاہری طور پر بھی خانہ کعبہ کی حکومت تمہیں مل جائے گی۔ اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ تو یہ ہے کہ مَیں ابراہیمی دعاؤں کا پھل اور ثمرہ ہوں۔ اگر میری بعثت کے مقاصد میں بنی نوع انسان کی دینی و دنیوی ترقیات اور رفعتوں کے حصول خانہ کعبہ کے مقاصد میں بیان ہوئے ہیں اور جن کے آخر میں یہ دعا کروائی تھی کہ ایسا نبی ہو جو تزکیہ کرنے والا حکمت سکھانے والا۔ آیات بیان کرنے والا ہو وغیرہ۔ اس سچے دعویٰ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خانہ کعبہ پر کوئی غیر مسلم یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ماننے والوں کے علاوہ اور کوئی قابض رہے۔

پس ایک، تو اس میں دوبارہ اس کو حاصل کرنے کی سعی کا بھی ذکر ہے کیونکہ اس کے بغیر تو وہ وعدے پورے نہیں ہوتے اور الزام آتا ہے یعنی اگر ایسا نہ ہوا تو غیر لوگ یہ الزام لگائیں گے کہ تمہارا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم ابراہیمی دعاؤں کے نتیجہ میں مبعوث ہوئے ہیں، اور حالت یہ ہے کہ وہ مسجد حرام، وہ بیت اللہ جو حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ از سرِ نو تعمیر کروایا گیا تھا اور اس کے جو مقاصد بیان ہوئے تھے ان کے ساتھ تمہارا عملاً کوئی تعلق نہیں وہ تو غیر کے ہاتھ میں ہے۔ فرمایا یہ تو تمہیں ملے گا۔

نہیں ملنا چاہیئے مگر اس کے لئے تمہیں جد وجہد کرنی پڑے گی اور تمہیں جد وجہد کرنی چاہیئے چنانچہ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ پورا ہو گیا۔ لیکن ابھی بات ختم نہیں ہوئی۔ اصل بات تو یہ ہے کہ تمہاری توجہ قیامت تک اس خانۂ کعبہ کی طرف رہنی چاہیئے۔ تمہاری نگاہ ہمیشہ اس کی طرف اٹھنی چاہیئے تاکہ تمہیں معلوم ہوتا رہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جس

عظمت اور جلال

کا اعلان بنی نوع انسان کے سامنے کیا ہے آپؐ اس کے مستحق ہیں۔ کیونکہ آدم کے وقت میں پہلے نبی کے وقت میں جو انسان کی طرف آیا اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھر تیار کر دیا اور ہزارہا سال تک اس کی حفاظت کروائی۔ جب آپؐ کی بعثت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اس کھوئے ہوئے خزانہ کو ڈھونڈیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی وحی کے ذریعہ انہوں نے اسے ڈھونڈ نکالا اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکم دیا کہ اس کی از سر نو تعمیر کرو۔ کیونکہ جس کی یہ چیز ہے وہ مبعوث ہونے والا ہے

پس اس دعوے کے بعد مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ یا بیت اللہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے سوا کسی اور کے پاس رہ ہی نہیں سکتا۔ اس حقیقت کو جاننے کے بعد وہ مسلمان بڑا ہی ناشکرا ہو گا جو اس کی طرف اپنے وجہ کو نہیں کرتا۔ یعنی اپنی توجہ کو اس طرف نہیں رکھتا اور اپنے اندر یہ احساس نہیں پیدا کرتا کہ ہماری ساری ترقیات کا راز

ان مقاصد کے حصول کی کوشش

میں ہے جو خانۂ کعبہ کے تعلق میں بیان کئے گئے ہیں۔

غرض اللہ تعالےٰ ان آیات میں فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! خانۂ کعبہ کی تعمیر کے جملہ مقاصد حاصل کرنے کی جد وجہد کرتے رہو تاکہ تم پر دشمن کا کسی طور پر بھی الزام نہ آئے نہ ظاہری طور پر کہ خانۂ کعبہ تمہارے پاس نہیں اور نہ روحانی طور پر کہ دعوے تو کرتے ہو مگر تم اس کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں گزارتے اس واسطے تمہارا یہ فرض ہے کہ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ۔ تم ہمیشہ اپنی نیت اور مقصد یہ رکھو کہ خانۂ کعبہ کے ساتھ جو برکات اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں یا خانۂ کعبہ کے جو مقاصد اس نے بیان فرمائے ہیں۔ ہم ان مقاصد کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو ڈھالیں گے۔

پھر اللہ تعالےٰ کے اس عظیم اور نہایت پُر جلال فضل کو دیکھیں کہ اس نے کس طرح ہزار ہا سال پہلے ایک منصوبہ بنایا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بابرکت ظہور کا جس سے آپؐ کی عظمت اور جلال بھی ظاہر ہوتا ہے۔ انسانوں کو پتہ ہی نہیں تھا۔ انبیاء علیہم السلام کو

اس نور کی صرف ایک جھلک

دکھائی گئی تھی۔ یعنی علم الٰہی میں اس نور کا ادھر بھی اور ادھر بھی پرتو پڑ رہا تھا۔ ایک روشنی تھی جو ماضی کو بھی منور کر رہی تھی۔ ایک روشنی تھی جو مستقبل کو بھی روشن کر رہی تھی۔ اور قیامت تک پھیلی ہوئی تھی۔ باوجود اس کے کہ ایک لحاظ سے آپؐ اس مادی دنیا کے مادی بشر تھے مگر روحانی طور پر آپؐ کی عظمت اور جلال کا اظہار دیکھو۔ فرمایا میرا وہ محبوب آ رہا ہے جو انسانیت کا نچوڑ ہو گا۔ وہ میرے قریب تر ہونے والا ہے اور عملاً قریب تر رہے گا۔ کیونکہ روحانی طور پر آپؐ کی زندگی ماضی حال اور مستقبل پر اثر انداز ہے ایک ابدی حیات۔ باقی جب سے اور جب تک خدا تعالےٰ نے چاہا آپؐ کو زندگی عطا فرمائی۔ ہم تو عاجز بندے ہیں۔ ہمارا تخیل تو ان چیزوں کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

بہرحال اتنا ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ پہلے نبی کے وقت سے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کی زندگی کا اظہار ہونا شروع ہو گیا تھا۔ اور علم الٰہی میں تو یہ ہمیشہ سے موجود ہے

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس عظمت اور جلال کو دیکھنے کے بعد کیا تم غیر اللہ سے ڈرو گے اور تمہارے دل میں ان کا خوف پیدا ہو گا۔ تم خدا تعالےٰ سے ڈرو جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کو دنیا میں پھیلانے اور بڑھانے کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے انسانوں کے ذریعہ اپنا کام شروع کروایا تھا اور کہا تھا کہ میرا پیارا آنے والا ہے۔ تم اس کے لئے تیاری کرو اور پھر اس کی عظمت کو دیکھو کہ ہزارہا سال تک ایک نبی کے بعد دوسرا نبی، ایک قوم کے بعد دوسری قوم اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل آتی رہی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی جو سکیم تھی وہ جاری رہی پس یہ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار ہے۔

اب خانۂ کعبہ اور اس کے مقاصد کے ذکر میں

اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد

خالی از حکمت نہیں ہے۔ کہ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي۔ یعنی غیر اللہ سے نہیں ڈرنا صرف میرا خوف تمہارے دل میں ہونا چاہیئے

چنانچہ جیسا کہ ہم میں سے سب چھوٹے بڑے جانتے ہیں اور یہ بات اکثر ان کے کانوں میں پڑتی رہتی ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں اللہ تعالےٰ کا خوف ہے تو اس سے ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمارے دل میں یہ خوف ہے کہ کہیں خدا تعالےٰ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ ہمارے دل میں یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ کہیں ہم اپنے گناہوں اور غفلتوں کی وجہ سے خود کو اللہ تعالےٰ کی ان نعمتوں سے محروم نہ کر لیں جنہیں وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں عطا کرنا چاہتا ہے۔

پس اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا ہی خوف ہے جو ہمیں ہر وقت لاحق رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس عظمت اور جلال کا خوف رہتا ہے جس کے احساس سے انسان خود کو اور ہر دوسری مخلوق کو لاشیٔ محض سمجھتا ہے۔ فرمایا۔ تم نے اس عظمت اور جلال کو خانۂ کعبہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں دیکھا ہے اس لئے فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي۔ کسی اور سے نہ ڈرنا۔ مجھ سے ڈرتے رہنا۔ پھر فرمایا قرآنِ کریم میں ہم نے خانۂ کعبہ کے جملہ مقاصد بیان کر دئے ہیں۔ اس سے ہر عقلمند آدمی یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ سارا منصوبہ بنی نوع انسان کی بھلائی اور رفعتوں کے لئے ہے۔ اور یہ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ تاکہ میں اپنی کامل نعمتیں تم پر بارش کی طرح نازل کروں اور اس اتمامِ نعمت کے نتیجہ میں وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔ تم ایسی

فلاح اور کامیابی

حاصل کرو کہ جس سے بہتر اور جس سے بڑھ کر اور کوئی کامیابی ہو ہی نہیں سکتی۔

جن آیات میں خانۂ کعبہ کے مقاصد بیان ہوئے ہیں ان کے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی دعا کی گئی ہے جو آیات میں نے پڑھی ہیں ان میں اس دعا کی قبولیت کا ذکر ہے فرمایا

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

تا انسان کو یہ یاد دہانی کرائی جائے کہ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ کے اصل معنے کیا ہیں۔

قرآنِ کریم کی ہر آیت

کے ایک سے زائد بطون اور بہت سے معانی ہوتے ہیں لیکن مضامین اور معانی کا جو سلسلہ میں اس وقت بیان کر رہا ہوں اس میں فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ کے معنے کی وضاحت کے لئے آگے یہ نتیجہ آگیا ہے کہ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ فرمایا۔ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ وہ خدا کا پیارا اور محبوب جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ اور امیدوں کا مرکز۔ اور جس نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے

پیشگوئیوں پیش خبریوں اور بشارتوں

کے مطابق مبعوث ہونا تھا وہ ہو گیا اور جن مقاصد کے لئے اسے مبعوث کیا جانا تھا ان مقاصد کے پورا ہونے کا زمانہ آگیا اس لئے فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ تم ان مقاصد کو نظر انداز نہ کر دینا ورنہ تم پر الزام آئے گا۔ تم شیطان کے حربوں سے نقصان بھی اٹھاؤ گے۔ اتمام نعمت کے راستے میں روکیں بھی پیدا ہوں گی۔ اور اس طرح تم آخری فلاح حاصل نہیں کر سکو گے۔ لیکن اگر تم نے اپنی پوری توجہ خلوص نیت اور پختہ عزم کے ساتھ ان مقاصد کو یاد رکھا اور ان کے حصول کے لئے کوشش کی جن کا تعلق خانۂ کعبہ کی تعمیر کے ساتھ ہے تو پھر یاد رکھو دنیا تم پر الزام نہیں دھر سکے گی کیونکہ تم سے

خدا تعالےٰ کا پیار

اور اس کی محبت کا سلوک دنیا کے سارے الزاموں کو مٹا دے گا۔

پس تم اس پیار کو حاصل کرو۔ دنیا اگر إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ کی رو سے ظلم کی راہ اختیار کرے اور خدا تعالےٰ کے پیار کو دیکھتے ہوئے بھی تم پر الزام لگائے تو تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ کیونکہ بصارت رکھنے والی دنیا، آنکھیں رکھنے والی دنیا اور عقل رکھنے والی دنیا اعتراض نہیں کر سکے گی۔ دنیا یہ اعتراض نہیں کر سکے گی کہ تم ان مقاصد کو بھول گئے ہو یا یہ کہ اس زمانے میں خانہ کعبہ تمہارے قبضے میں نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا مسلمانو! خانہ کعبہ یا بیت اللہ تمہیں ملے گا اور پھر قیامت تک تمہارے پاس رہے گا۔ لیکن جن

ذمہ داریوں کا تعلق

خدا تعالےٰ کے اس گھر سے ہے جسے اللہ تعالےٰ نے تحفۃً اپنے پیارے بندے، اپنے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا ان ذمہ داریوں کو ہمیشہ اپنی نگاہ میں رکھنا۔ ان کو نظر انداز نہ کرنا۔ پھر سوائے ظالموں کے کسی اور کو تم پر اعتراض نہیں رہے گا۔ کوئی حجت نہیں ہو گی۔ تم اللہ تعالےٰ کی عظمت اور اس کے

جلال دیکھنے لگ جاؤ گے پھر اندھیرے تمہاری ذاتی نگاہ کے سامنے نہیں آئیں گے۔ کیونکہ جب تم اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرو گے تو پھر تم

اللہ تعالیٰ کی عظمت

اور اس کے جلال کے جلوے دیکھو گے اور تم پر اس کی نعمتیں نازل ہوں گی۔ فرمایا وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْکُمْ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی امت (جسے ہم امت مسلمہ کہتے ہیں) تم پر اتمام نعمت ہو جائے گی۔ پھر دنیا یہ ماننے پر مجبور ہو جائے گی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنی نوع انسان اور تمام مخلوق کے رب نے وہ پیار جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے کیا وہ پیار اور کسی سے نہیں کیا۔ پھر فرمایا وَلَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ اس پیار کے نتیجہ میں کامل اور آخری کامیابی تمہیں نصیب ہو گی۔ اگر دامن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ پکڑ کر پھر اس کو چھوڑنا نہیں۔ پھر تم خدا تعالیٰ کی آنکھوں میں وہ پیار دیکھو گے جو دنیا کے سارے خزانوں اور

دنیا کی ساری نعمتوں

سے کہیں بڑھ کر ہے۔ پھر تمہیں کسی کی کیا پرواہ رہے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک ذمہ داری تم پر یہ بھی ہے کہ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فرماتا ہے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ تین مساجد جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہوتی ہیں ان کے ظل کے طور پر مساجد بھی بنائی جائیں اگر وہ مسجد ضرار نہ ہوں۔ یعنی وہ مسجدیں جن کے متعلق قرآن کریم میں دوسری جگہ ذکر آیا ہے[1] بلکہ ایسی مساجد ہوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی (توبہ ۱۰۸)

یعنی جو پہلے دن ہی خلوص نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاطر، اور اس کی رضا کے حصول کے لئے، اس سے ڈرتے ہوئے اور اس کی پناہ میں آنے کی غرض سے بنائی جاتی ہیں۔ ایسی مسجدوں کے متعلق

خدائی فیصلہ یہ ہے

کہ ان کے دروازے ہر موحّد کے لئے کھلے ہیں۔ خواہ وہ اسلام قبول کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔ وہ موحّد ہونا چاہیئے۔

پس یہ وہ عمل کا مقام ہے اگر خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عمل کیا جائے تو یہ امر ہر قسم کے شر اور فساد کو دور کرنے والا ہے لیکن اس بات کو پھر واضح کر دیا۔ فرمایا یاد رکھنا لَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا۔ خدا کے اس گھر میں غیر اللہ کی عبادت نہیں ہو گی۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کے راستے میں بھی روکیں پیدا کی جائیں گی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا۔ یعنی مساجد کے دروازے خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں پر بند کر دئے جائیں گے۔ وہ پرستش کرنے والے جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ہو گی۔ مگر وہ جو آنکھوں سے محروم ہیں وہ جن کو بصارت عطا نہیں ہوئی اور وہ جن کو

روحانی طور پر فراست

نہیں ملی وہ ایسے لوگوں پر بھی خدا تعالیٰ کی مسجدوں کے دروازے بند کر دیں گے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ سے سوزاں ہوں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اس شخص پر مسجد کے دروازے بند کرتے ہو جو علی الاعلان یہ کہتا ہے اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّیْ میں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والا ہوں۔ اس لئے ہر وہ شخص جو خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنا چاہتا ہے اس کے لئے مساجد کے دروازے کھلے ہیں۔ پھر فرمایا تم اس شخص پر مسجد کے دروازے بند کرتے ہو جو کہتا ہے وَلَا اُشْرِکُ بِہٖ اَحَدًا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا کیونکہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے نظارے دیکھنے کے بعد شرک کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

پس ہر وہ شخص جو موحد ہے ہم اس کو یہ کہتے ہیں کہ

شرک کی باریک راہوں سے بچنے

کی کوشش کرتا رہ۔ اور ہماری مسجدوں میں آتا رہ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے طفیل شاید تمہاری بھلائی کے سامان بھی پیدا کر دیگا غرض یہ بھی ایک مسجد ہے جو مساجد نبوی کے ظل کے طور پر بنائی گئی ہے یہ ایک اور مسجد ہے جس کے بنانے کی کوشش اور جس کے بنانے میں محنت کرنے والوں کا ایک حصہ تو یقیناً ایسا ہے جنہوں نے شروع ہی سے

تقویٰ کے طریق پر

اور دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کے ذرہ ذرہ میں برکت ڈالنے کی کوشش کی۔ جبکہ دوسرے حصے کے متعلق ہم یہ حسن ظن رکھتے ہیں کہ اگر انہوں نے اس سلسلہ میں پیسے دئے تو وہ نیک نیتی کے ساتھ دئے۔ اگر محنت کی تو وہ صدق دل کے ساتھ کی۔ اور اگر وقت دیا تو وہ

خلوص نیت کے ساتھ

دیا تاکہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس عمارت کو ان کے لئے الٰہی برکتوں کا موجب، اس کی رحمتوں کے حصول کا ذریعہ اس کے فضلوں کو جذب کرنے کا سبب بنا دے۔ ہماری یہ دعا ہے کہ خدا کرے

ہم سب کی دعائیں قبول ہو جائیں

خدا کرے ہم سب کی محنتیں بارآور ہوں۔ خدا کرے ہم سب کی قربانیاں اور ہمارا ایثار اور ہماری کوششیں مقبول ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان رحمتوں سے نوازے جن رحمتوں سے نوازنے کا وعدہ اس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اتمام نعمت کی بشارت دے کر فرمایا تھا۔

اللّٰھم آمین

[1] وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا وَّتَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الخ (التوبہ ۱۰۷)

اداریہ

بقیہ صفحہ ۲

جس کی انسان کو ہمیشہ ہی ضرورت رہتی ہے۔ وہ تمام وقتی باتیں جو کسی پرانے زمانے کے ساتھ مخصوص تھیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ان کی ضرورت بھی نہ رہی تھی اسلام نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ مگر مذہب کے مغز اور اس کی اصلیت کو بڑے ہی جامع طریق پر بیان کر دیا ہے۔

اسی طرح دیگر مذاہب کے بارہ میں اسلام نے جو شاندار تعلیم پیش کی ہے اس کے مطابق کوئی بھی مسلمان اس وقت تک حقیقی مسلمان نہیں کہلا سکتا جب تک کہ وہ دوسرے مذاہب کی بھی فی الجملہ تصدیق نہ کرے۔ اور ان کے پیشواؤں کو اسی طرح عزت و احترام کے ساتھ یاد نہ کرے جس طرح وہ اپنے بزرگوں کو یاد کرتا ہے۔

ماسوا اس کے دنیا کے تمام مذاہب کا تقابلی مطالعہ اس امر کی رہنمائی کرتا ہے کہ ہر مذہب میں اپنے اپنے رنگ میں آخری زمانہ کے اندر ایک مصلح کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ زمانہ کے نہایت بگاڑ کے وقت لوگوں کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے وجود کو یقیناً کھڑا کیا جائے گا۔ اس پس منظر میں جب ہم موجودہ دنیا کے حالات پر نگاہ کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ سائینس اور ٹیکنالوجی کی ترقی اور پیش رفت کے نتیجہ میں آج دنیا کا کوئی حصہ یا طبقہ دوسروں سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتا۔ بلکہ دور دور کے ممالک کے باہمی فاصلے سمٹ کر ساری دنیا ایک پلیٹ فارم پر آگئی ہے۔ جب دنیا کی جسمانی حالت یہ ہو تو ہر سمجھدار آدمی اس سے روحانی حالت کا قیاس کر سکتا ہے کہ روحانی پہلو سے بھی یہ صورت کوئی زیادہ قابل تسلیم معلوم نہیں ہوتی کہ ہر مذہب کے الگ الگ مصلح آئیں۔ بلکہ چاہیئے کہ جس طرح جسمانی طور پر دنیا کے فاصلے ختم ہو گئے روحانی پہلو سے بھی ایک ہی پلیٹ فارم پر دنیا کے تمام مذاہب جمع ہو جائیں۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ ہر مذہب میں جس مصلح کے آنے کی انتظار ہے ایک ہی وجود میں دنیا کی ساری قومیں اس کو دیکھیں۔ بیشک اپنی اپنی زبان اور محاورہ کے لحاظ سے نام الگ الگ ہوں مگر ہو ایک ہی وجود۔ دنیا کی تمام اقوام کا ایک ہی موعود ہونے کے لحاظ سے سب کا ایک ہی جگہ پر جمع ہو جانا زیادہ خیر و برکت کا موجب ہے۔ اور وحدت فی الکثرت کا ایک روح پرور اور ایمان افروز پہلو اسی سے ظاہر ہوتا ہے

الغرض ایک ہی سرچشمہ سے نکلنے والی یہ دو غیبی خبریں جن کا کسی قدر تفصیل کے ساتھ ہم نے اقتباسات کی روشنی میں ذکر کیا باوجود دونوں میں دو سو سال کا فاصلہ ہونے کے نفس مضمون دونوں کا یکساں ہے۔ کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ دونوں ہی شجرۂ طیبہ اسلام سے پھوٹنے والی سرسبز و شاداب شاخ کے شیریں پھل ہیں!!

مبارک ہے وہ جو ان سے بہرہ اندوز ہو کر حیاتِ ابدی کا وارث بنے!!

درویش فنڈ

جماعت کے جن مخلصین نے درویش فنڈ کی اہمیت کو پوری طرح سمجھ لیا ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی استطاعت کے مطابق اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لے رہے ہیں اور قابل قدر قربانی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اور موجودہ مالی سال میں درویش فنڈ کے وعدے برابر پہنچ رہے ہیں۔

جن احباب یا جماعتوں نے ابھی تک وعدے ارسال نہیں کئے ان سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر جلد اپنے وعدے ارسال کر کے ممنون فرمائیں

ناظر بیت المال آمد قادیان

ظہورِ امام مہدی علیہ السّلام کے بارہ میں

اُمّید ــــــ مایُوسی ــــــ اِنکار

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

۱۔ پیشگوئی ظہورِ امام مہدی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے، آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے اسلام کی شاندار ترقی کی بشارت دی تو ساتھ ہی آخری زمانہ میں اسلام کے تنزل یعنی مسلمانوں کی زبوں حالی اور ادبار کے بارہ میں بھی انذار فرمایا۔ مگر مسلمانوں کو یاس و ناامیدی سے بچانے کے لئے اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور ظہورِ امام مہدی اور نزولِ عیسیٰ کے بارہ میں بھی خبر دی۔ لیکن مسلمانوں نے نزولِ عیسیٰ کے الفاظ سے غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ ابنِ مریم کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قریباً ۶۰۰ سال قبل بنی اسرائیل کے لئے نبی بن کر ظاہر ہوئے تھے آسمان پر زندہ اٹھا لیا ہے اور وہ بغیر کھانے پینے اور تغیرِ جسمانی کے آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہ اس آخری زمانہ میں اسلام کی ترقی اور احیاء کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے اور ان کی مدد کے لئے اُمّتِ محمدیہ میں سے زمین پر امام مہدی ظاہر ہوں گے اور دونوں مل کر کفار کو مغلوب کر کے اسلام کی فتح کا جھنڈا دنیا میں لہرائیں گے۔

مگر حیاتِ حضرت مسیح ناصری اور ان کے آسمان پر رفعِ جسمانی کا کوئی ذکر قرآن مجید اور احادیث صحاح ستّہ میں موجود نہیں۔ بلکہ یہ عیسائی عقیدہ ایک نیا روپ دھارن کر کے مسلمانوں میں سرایت کر گیا جس کو مرورِ زمانہ کی وجہ سے عوام نے اسلامی عقیدہ قرار دے دیا۔ حالانکہ قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ اور اقوالِ بزرگانِ سلف حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی طبعی وفات پر شاہد ناطق ہیں۔ وہ نہ زندہ آسمان پر تشریف لے گئے۔ نہ وہاں زندہ ہیں اور نہ ہی دوبارہ اس دنیا میں نازل ہوں گے۔ ان کی نبوت و رسالت کا مشن تو بنی اسرائیل کی اصلاح تھا اور وہ اس مشن کو پورا کر کے ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی وفات پا گئے اور محلہ خانیار سرینگر کشمیر میں ان کا مزار مبارک موجود ہے۔

۲۔ امام مہدی اور مسیح ایک ہی وجود کے دو نام ہیں

سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ میں ایک مشابہت ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے قریباً چودہ سو سال بعد بنی اسرائیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ہوئی تھی۔ اور وہ ایک جمالی نبی تھے۔ اسی طرح سلسلہ محمدیہ کے لئے مقدر تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریباً چودہ سو سال بعد ایک امام مہدی ظاہر ہو جو اپنے اندر جمالی رنگ رکھتا ہو اور بعض صفات میں حضرت مسیح ناصری سے مشابہت رکھنے کی وجہ سے مسیح و عیسیٰ کہلائے۔ مگر یہ مسیح مسیح محمدی ہو گا نہ کہ مسیحِ ناصری۔ کیونکہ جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے حضرت مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں اور ان کے اب دوبارہ دنیا میں آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں

(ا) ولا المھدی اِلّا عیسیٰ ابن مریم

(ابن ماجہ باب شدۃ الزمان)

(ب) یُوشِکُ من عاش منکم ان یلقی عیسیٰ ابن مریم اماماً مھدیا و حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر..... الخ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص۴۱۱)

کہ حضرت عیسیٰ کے سوا اور کوئی مہدی موعود نہیں اور جو تم میں سے اس وقت زندہ ہو گا وہ عیسیٰ ابن مریم کو پائے گا جو امام مہدی ہوں گے اور حکم و عدل ہوں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔

ان احادیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہے اور مسیح موعود کے سوا اور کوئی مہدی موجود ہے ہی نہیں چونکہ اسرائیلی مسیح ناصری تو وفات پا چکے ہیں اُمتِ محمدیہ میں ظاہر ہونے والے مہدی کو ہی مسیح ابن مریم کے لقب سے ملقب فرمایا گیا ہے۔ امام مہدی کے حضرت مسیح ناصری کے ہم رنگ ہونے اور آخری زمانہ میں عیسائیوں کی اصلاح و ہدایت کا کام کرنے کی وجہ سے اسے مسیح کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مہدی مسیح سے الگ شخصیت نہیں رکھتا بلکہ وہی ہے جسے صرف دو حیثیتوں کی وجہ سے دو نام دئے گئے ہیں۔

بزرگانِ سلف نے بھی متذکرہ بالا احادیث کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہے دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں نہیں۔ چنانچہ

(الف) نواب صدیق خاں صاحب اپنی کتاب حج الکرامہ ص۳۸۶ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"حافظ ابن قیم در ... فرمود کہ امت مرحومہ در مہدی چہار قوم مختلف اند۔ یکے آنکہ مہدی مسیح ابن مریم است و در حقیقت مہدی اوست"

کہ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ مہدی کے بارہ میں امتِ مرحومہ میں چار گروہ ہیں۔ ایک طبقہ کا یہ خیال ہے کہ مہدی خود مسیح ابنِ مریم ہی ہے اور درحقیقت وہی مہدی ہے۔

(ب) علامہ سیوطی "تاریخ الخلفاء ص۱۵۵" میں فرماتے ہیں:-

قال الحسن ان کان مھدی فعمر بن عبد العزیز و الّا فلا مھدی الّا عیسیٰ

کہ حضرت حسن بصری نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی مہدی ہے تو وہ حضرت عمر بن عبد العزیز ہیں ورنہ پھر عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہوں گے۔

(ج) شیخ صابری جو امتِ محمدیہ کے صوفیاء میں سے ہیں، فرماتے ہیں:-

"و بعضے برانند کہ روحِ عیسیٰ در مہدی بروز کند و نزول عبارت از ہمیں بروز است۔ بمطابق ایں حدیث کہ لا مہدی الّا عیسیٰ بن مریم"

(اقتباس الانوار ص۵۲)

کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ امام مہدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح ظاہر ہو گی اور اسی بروز کو نزول کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے اور یہ بروز اس حدیثِ نبوی کے مطابق ہے لا مہدی الّا عیسیٰ بن مریم۔ کہ عیسیٰ ابن مریم ہی امام مہدی ہوں گے۔

(د) اسی طرح طبرانی میں ہے

ینزل عیسیٰ ابن مریم مصدقاً بمحمد علیٰ ملّتہ اماماً مھدیاً

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو آنحضرت صلعم کی ملت پر ہوں گے اور آپ کے مصدق ہوں گے اور امام مہدی ہوں گے

۳۔ ظہورِ امام مہدی کی اُمید

احادیثِ نبویہ کی پیشگوئی دربارہ ظہور امام مہدی اور علامات ماثورہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے امتِ محمدیہ کے علماء اور مشائخ تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں منتظر تھے کہ انشاء اللہ چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے۔ چنانچہ

(الف) نواب صدیق حسن خاں صاحب آف بھوپال تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں اپنی کتاب حج الکرامہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

(i) "بخاطر میرسد کہ شاید بر سر صد چہار دہم ظہور وے اتفاق افتد"

(ii) پس تواں گفت کہ در دہ سال از مائۃ ثالث عشر کہ باقی است ظہور کنند یا بر سر صد چہار دہم

(حج الکرامہ ص۳۹۴)

(iii) و بہر تقدیر ظہورِ مہدی بر سر صد آئندہ احتمالِ قوی دارد"

(حج الکرامہ ص۳۵۲)

کہ تیرھویں صدی ہجری میں سے ابھی دس سال باقی ہیں۔ ممکن ہے کہ امام مہدی اس میں ظاہر ہو جائیں ورنہ قوی احتمال ہے کہ چودھویں صدی میں ظاہر ہو جائیں گے

(iv) اسی طرح نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنے رسالہ "ترجمان وہابیہ" کے ص۴۲/۱۸ پر فرماتے ہیں:-

"مذہب اسلام میں تاثیرِ کواکب کا اعتقاد نجومیوں کی طرح نہیں بلکہ زینتِ آسمان اور آلۂ رجم شیاطین اور علامات بر و بحر میں ہے۔ لیکن اس قدر ضرور ہے کثرت سے نکلنا ایسے ستاروں کا جس کو دُمدار کہتے ہیں، علاماتِ قربِ زمانِ ظہورِ مہدیٔ منتظر نزول حضرت مسیح علیہ السلام لکھا ہے اور اب مدت دو ماہ ختم تیرھویں صدی کو باقی ہے۔ پھر ۱۳۰۱ھ ہجری اور ۱۸۸۴ء سے چودھویں صدی شروع ہو گی۔ اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور ظہورِ مہدی اور خروج اس وقت ہو گا جبکہ دنیا ظلم و جور سے بھر جاوے اور ہر صنعت گری اور علمداری اپنے کمال کو پہنچ جاوے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ نزول جناب مذکور نہایت قریب ہے۔ ہر طرف سے تعصّب مذہبی کا زور ہے۔"

(منقول از بدر ۱۸ مارچ ۱۹۷۱ء)

(ب) خواجہ حسن نظامی دہلوی نے ممالک اسلامیہ کا دورہ کیا اور مختلف علماء اور مشائخ سے ملاقاتیں کیں اور واپسی پر اس سفر کی روئداد رقم کی۔ اس میں ظہورِ امام مہدی کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ:-

"ممالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی میں نے ان کو امام مہدی کا بڑی بیتابی سے منتظر پایا۔ شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ سے ملاقات

ہوئی۔ انہوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اسی ۱۳۳۰ھ ہجری میں امام ممدوح ظاہر ہو جائیں گے"

(اہلحدیث ۲۶ جنوری ۱۹۱۲ء)

۴۔ حضرت امام مہدی کا ظہور اور اس کی تکفیر و تکذیب

چودھویں صدی ہجری کا آغاز ہوا تو ۱۳۰۷ھ ہجری مطابق ۱۸۹۰ء عیسوی میں قادیان کی مقدس بستی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے دعوٰے فرمایا کہ آپ احادیث نبویہ کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں" (اربعین ۱ صفحہ ۳)

مگر علماء زمانہ نے اس مامور ربانی اور امام مہدی علیہ السلام کا نہ صرف انکار کیا بلکہ تکفیر و تکذیب کی۔ اور عوام کو تسلی دلائی کہ نعوذ باللہ من ذالک مرزا صاحب اپنے دعوٰی میں جھوٹے ہیں۔ سچا امام مہدی عنقریب ظاہر ہوگا جیسا کہ خواجہ حسن نظامی کا بیان اوپر درج کیا جا چکا ہے۔ شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ نے ظہور امام مہدی کے لئے سن ۱۳۳۰ھ ہجری بھی متعین کر دیا۔ مگر ہائے افسوس ۱۳۳۰ھ ہجری آیا بھی اور گزر بھی گیا۔ مگر ان لوگوں کا مزعومہ امام مہدی ابھی تک ظاہر نہیں ہوا! اور یہ لوگ انتظار کرتے کرتے اب چودہویں صدی ہجری کے آخر تک پہونچ گئے ہیں۔

۵۔ ظہور امام مہدی کے بارہ میں مایوسی

"صدق جدید" لکھنؤ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۷۲ء صفحہ ۲ پر مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے "الجمعیتہ" دہلی کے ایڈیٹر فارقلیط کا ایک مضمون "مسلمانوں کے سہارے" درج کیا ہے جس میں فارقلیط صاحب فرماتے ہیں

"راقم الحروف کو یاد ہے کہ ۱۹۲۶ء میں سندھ کی ایک ریاست میں وہاں کے پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع ملا کسی اسلامی کام کے لئے ایک تحریر پر ان سے دستخط لینے تھے۔ شیخ عبدالمجید سندھی کا ایک خط بھی پیر صاحب کو دیا۔ انہوں نے اپنی پوری جلالی شان کے ساتھ کہا کہ کچھ نہیں ہوگا خاموش بیٹھو۔ جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو سارے کام خود بخود ہو جائیں گے۔"

یہ عبارت کو مولانا عبدالماجد دریابادی نے "صدق جدید" کی ۷ اپریل ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں صفحہ ۲ پر "امام مہدی کا انتظار" کے عنوان کے ماتحت درج کرتے ہوئے اس پر یوں تبصرہ فرمایا ہے:۔

"۱۹۲۶ء سے انتظار کرتے کرتے ۱۹۷۲ء بھی آگیا۔ مولانا فارقلیط بھی جوان سے بوڑھے ہو گئے اور وہ پیر صاحب بھی عجب نہیں کہ دنیا سے رخصت ہو گئے ہوں۔ لیکن "امام مہدی" آج تک نہ آنا تھے نہ آئے۔ بڑا انتظار کرایا۔ یہودی حقیر ترین مغضوب قوم بڑھتے بڑھتے ایک سلطنت کی مالک ہو گئی۔ کئی کئی مسلمان ملکوں کی متحدہ فوج کو شکست ہو گئی۔ پاکستان بن کر بگڑ گیا۔ اور امام مہدی کی آمد کی اب تک کوئی خبر نہیں ـــــ مسلمان غریب آخر کب تک "شاہ نعمت اللہ دلی" کے قصیدوں کا ورد کرتے رہیں! اور کب تک امام مہدی کے ظہور کی صبح تک جیا کریں! بے عملی اور خوش اعتقادی کی آخر کوئی حد بھی ہے؟" (صدق جدید لکھنؤ ۷ اپریل ۱۹۷۲ء صفحہ ۱)

کیا مولانا فارقلیط کا بیان اور اس پر مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کا تبصرہ ظہور امام مہدی کے بارہ میں "مایوسی و ناامیدی" کی منہ بولتی تصویر نہیں۔ حالانکہ سچے مہدی اور مسیح نے چودھویں صدی کے شروع میں ہی بشارت دے دی تھی ؎

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

اور ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اس مامور ربانی کا انکار و تکذیب کر کے سوائے یاس و حرمان اور ناامیدی و مایوسی کے ان لوگوں کے حصہ میں اور آ بھی کیا سکتا ہے۔!!

۶۔ مایوسی کا رد عمل ـــ انکار

احادیث نبویہ کی پیشگوئی اور علامات ماثورہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس امت کے علماء و صلحاء اب تک "امام مہدی" کے ظہور کے منتظر رہے۔ کسی نے بھی امام مہدی کے اس امت میں ظاہر ہونے سے انکار نہیں کیا۔ خود اس زمانہ کے غیر احمدی عالم مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اس بارہ میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ نفس ظہور مہدی کی خبر کی حد تک تو روایات صحیح ہیں لیکن تفصیلی علامات کا بیشتر حصہ غالباً وضعی ہے"

(رسائل و مسائل صفحہ ۶۴)

مگر چونکہ ان لوگوں کا مزعومہ امام مہدی اب تک (۱۳۹۲ھ ہجری) تک ظاہر نہیں ہوا اب احمدیت کے مخالف انتظار شدید سے سخت ناامید و مایوس ہو گئے ہیں۔ اور ان کی مایوسی کا رد عمل انکار نفس پیشگوئی درباره ظہور امام مہدی کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے چنانچہ شورش کاشمیری مدیر "چٹان" لاہور لکھتے ہیں کہ:۔

"رہا مہدی موعود کا عقیدہ تو یہ بھی زبوں کاروں اور بے ہمتوں کے کارخانے کا مضروب سکہ ہے"

(چٹان لاہور ۲۸ مئی ۱۹۶۲ء)

اور کسی نے اپنے دل کی جھوٹی تسلی کے لئے کہنا شروع کر دیا کہ ؎

مینار دل پہ اپنے نزول مسیح دیکھ
اب انتظار مہدی و عیسیٰ بھی چھوڑ دے

(بدر ۳۰ مارچ ۱۹۷۲ء)

۷۔ ایک محبت بھری اپیل

اے کاش! ہمارے مخالف جو امام مہدی کے ظہور کا چودھویں صدی ہجری کے شروع سے انتظار کرتے کرتے اب آخر تک بھی پہونچ گئے ہیں اور ان کی موہوم امید بر نہیں آئی تو اس صدی کے شروع میں دعوٰے کرنے والے اس امام مہدی اور مسیح موعود کے دعوٰے پر سنجیدگی سے غور و فکر کرتے جس کی تائید میں زمین و آسمان سے بھی نشان ظاہر ہوئے اور دعاؤں سے کام لے کر اللہ تعالیٰ کی مدد کے طالب ہوتے کہ وہ حی و قیوم اور حاضر و ناظر خدا ان کی رہنمائی کرتا۔ نہ یہ کہ وہ انتظار شدید کے بعد مایوس و ناامید ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور بشارتوں کو ہی "زبوں کاروں اور بے ہمتوں کے کارخانے کا مضروب سکہ" کہہ کر بارگاہ رسالت میں گستاخی کا ارتکاب کرتے۔ کاش وہ عالم تخیل سے نکل کر عالم عمل میں آجائیں!!

اے کاش! ہمارے مخالف جو اب تک اپنے وقت، روپیہ پیسہ اور صلاحیتوں کو احمدیت کی تکذیب پر ہی صرف کرتے رہے ہیں، مایوسی و ناامیدی کو خیرباد کہہ کر سچے مہدی و مسیح کو شناخت کر کے ہم سے خدمت دین اور اشاعت اسلام کے کام میں تعاون کرتے تاکہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور غلبہ کا وقت قریب سے قریب تر آجاتا۔ بیشک حالات قدرے ناسازگار ہیں مگر خدائے کارساز ہمارے ساتھ ہے۔ اس نے موعود مہدی اور مسیح کو مبعوث ہی اس لئے فرمایا ہے کہ اسلام کی فتح اور غلبہ ہو۔ اور یہ فتح روحانی ہوگی

پس اے ہمارے بھائیو! مایوسی و ناامیدی کو چھوڑ دو۔ مامور ربانی کی آواز پر لبیک کہو کہ اسی میں برکت و سعادت ہے!!

مایوسی ایک گناہ کبیرہ ہے اور ناامیدی ایک قومی جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ (سورۂ یوسف)

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

:- دعائے مغفرت :-

میرے والد مکرم امام حسین صاحب نورجی نائک صدر جماعت احمدیہ نند گڑھ ضلع بیدگام بتاریخ ۸ مئی ۱۹۷۲ء دوپہر کے ۱۱ بجکر ۴۵ منٹ پر اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صرف ۱۰ - ۱۲ روز بیمار رہے۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور جنت الفردوس میں بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ چونکہ قبرستان میں جگہ نہ ملی اس لئے مرحوم کو ان کے داماد کی زمین میں ہی دفن کیا گیا۔

خاکسار امداد حسین احمدی نند گڑھ

اعانت بدر و درخواست دعا

مکرم شاہ شہاب احمد صاحب مقیم کینیڈا کی طرف سے گزشتہ دنوں اعانت اخبار بدر کی مد میں ۵۰ روپیہ کا عطیہ موصول ہوا تھا۔ اب پھر ان کی طرف سے ۵۰ روپیہ بطور عطیہ بمد اعانت بدر موصول ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین

اس کے ساتھ ہی انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:۔

"میری ملازمت بدستور خطرہ میں ہے بلکہ حالات پہلے سے خراب ہیں۔ آپ دعا کریں اور کرائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری غریب الوطنی پر رحم کرتے ہوئے ہماری ملازمت کی حفاظت فرمائے"

جملہ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر اپنے اس دور افتادہ بھائی کی پریشانیوں کے ازالہ اور ملازمت قائم رہنے کے لئے دعا کریں

مینیجر بدر

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۱ء منعقدہ فروری ۱۹۷۲ء

آخری قسط

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نظامِ خلافت

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

خلافتِ ثالثہ کا بابرکت اور مبشر دور

خلافتِ ثالثہ کے اس عظیم دور کے ساتھ مختلف قسم کی بشارتیں وابستہ ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

جب بھی انتخابِ خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چُنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ.... اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا۔ اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائیگا اور تباہ کیا جائے گا کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت کو پورا کرے کہ خلافتِ اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے .... پس میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفۂ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ.. .. اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔" (خلافتِ حقہ اسلامیہ ص۱۸)

اسی طرح حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہروں کے شہر احمدی ہوں گے۔ دیکھو! میں آدمی ہوں اور میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا۔ جس کے زمانہ میں یہ فتوحات ہوں گی۔ وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا تم ہی لوگ ان کے معلم بنو گے۔ پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو"

(انوارِ خلافت ص$\frac{115}{116}$ ۱۱۰)

ان پیشگوئیوں کے مطابق گزشتہ چھ سال کے حالات و واقعات پر نظر کیجئے۔ جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت کی مسند پر متمکن ہوئے ہیں اس حقیقت کا واضح اندازہ ہو جاتا ہے کہ ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے اور ہر گھڑی ہم فتح و نصرت اور تائیدِ الٰہی کے جلوے ہی دیکھتے آرہے ہیں۔

اس قلیل عرصہ میں حضورِ اقدس نے دو نہایت کامیاب اور عظیم الشان سفر اختیار فرمائے۔ ایک مغربی ممالک کا اور دوسرا مغربی افریقہ کا۔ یہ دونوں للّٰہی سفر ایسے تھے کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے مغربی ممالک اور مغربی افریقہ میں تبلیغِ اسلام کے بہترین اور زریں مواقع عطا فرمائے۔ گویا یہ دونوں سفر احمدیت کے عالمگیر غلبہ کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضورِ اقدس نے مغربی افریقہ کے سفر میں نائیجیریا۔ غانا۔ لائبیریا۔ آئیوری کوسٹ گیمبیا اور سیرالیون کے عوام و خواص کو اسلام کا محبت بھرا پیغام اس انداز میں پہنچایا کہ ان کے قلوب اسلام کی برتری کے قائل ہو گئے سیرالیون میں منعقدہ مسلم کانفرنس کے استقبالیہ میں حضور نے جو تقریر فرمائی اس کی رپورٹ لکھتے ہوئے نامہ نگار نے لکھا:-

"حضرت اقدس نے بڑے جلال سے بلند آواز کے ساتھ ایک اعلان کیا حضور کی آواز بجلی کی طرح کڑکی اور جسم و جان میں سرایت کر گئی حضور نے فرمایا میں آپ کو پوری قوت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتحمند ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ آئندہ ۲۵ سال کے اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ میں نے ۱۹۶۷ء کے دورے کے وقت یورپ کو خبردار کیا تھا کہ اپنے خالق کی طرف لوٹ کر آؤ ورنہ مرنے جانے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ فتح مکہ سے ایک سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ مسلمان مکہ کو فتح کر لیں گے لیکن یہ بات ظاہر ہو کر رہی۔ اسی طرح ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اسلام کی آخری فتح کے دن بہت قریب ہیں۔"

(الفضل ۲ر جون ۱۹۷۰ء)

افریقہ کی وہ سرزمین جو صدیوں سے محبت اور پیار کے لئے ترس رہی تھی اس نے خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے بارے اپنی جھولیاں بھر لیں اور انہیں محسوس ہوا کہ سچا پیار اور سچی محبت کس کو کہتے ہیں۔ اب تک ان افریقی بھائیوں کے حصہ میں استعماری قوتوں کی طرف سے نفرت و حقارت اور ظلم و تعدی ہی آیا تھا۔ لیکن اس خلیفۃ اللہ کے ذریعہ انہیں سچا پیار سچی ہمدردی اور پدرانہ محبت مل جاتی ہے جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سرزمینِ بلالؓ کے کالے کلوٹے بچوں کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھاتے اور انہیں پیار کرتے ہیں اور ان کے بڑوں کو اپنے سینے سے لگا لیتے ہیں۔!

حضورِ انور کی پُر رونق اور روحانیت سے بھری شخصیت سے کون متاثر نہیں ہوتا۔ مولانا محمد یعقوب خاں صاحب سابق ایڈیٹر Light "لائٹ" لاہور حضرت اقدس کی شخصیت سے متاثر ہو کر بے اختیار یہ کہہ اٹھتے ہیں کہ:-

"میں نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تو میرا احساس یہ ہوا! ان کے روحانی چہرے کو دیکھ کر کہ گویا افق سے روحانیت کا چاند طلوع ہوا ہے۔ اور اسی وقت مجھے یہ بھی خیال آیا کہ میں جماعتِ احمدیہ ربوہ کے دوستوں کو مبارکباد دوں کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا بلند پایہ امام دیا ہے۔ .... مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے عہدِ خلافت میں احمدیہ تحریک کو بہت عروج حاصل ہوگا .... موجودہ دور کے انسان کو ایک زندہ خدا کی تلاش ہے اور حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے نحیف چہرے پر ایک نظر ڈالنے سے انسان محسوس کرتا ہے کہ زندہ خدا موجود ہے۔" (بدر ۵ ر بردنا ۱۳۴۷ ہش)

واقعی ہم بہت ہی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں انوارِ خلافت سے منور اور برکاتِ خلافت سے متمتع فرمایا ہے۔

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں تاکیدی الفاظ کے ساتھ فرماتا ہے کہ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ یعنی یقیناً خدا ہی خلیفہ بنانا ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ یقیناً یقیناً خدا ہی خلیفہ بناتا ہے حضرت اقدس کے مبارک چہرے پر ہمیں لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کی تفسیر اور تشریح نظر آتی ہے

میں اپنے ایک افریقن دوست کے الفاظ جو ربوہ کے جامعۃ المبشرین میں پڑھا کرتے تھے کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ میں نے ان سے حضرت امیر المومنین کے متعلق دریافت کیا تھا۔ انہوں نے برملا کہا کہ جب سے ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو دیکھنے لگے ہیں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا وجود ہمیں نظر نہیں آرہا ہے۔ انہوں نے بالکل ہی سچ کہا تھا کہ ہمیں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور موجودہ خلیفۂ وقت میں بہت ہی نمایاں فرق نظر آرہا ہے اور یہی فرق لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ کی صحیح تفسیر ہے۔ اور اس خوش نصیبی پر ہم جتنی بھی خوشی منائیں کم ہے اور جتنا بھی خدا تعالیٰ کے حضور شکر و ممنونیت کا اظہار کرتے رہیں کم ہے اور بہت کم ہے۔ غرض ہماری زندگی کا دار و مدار یعنی جماعتی زندگی کا خلافت پر ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:-

تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھتے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی..........

بیشک افراد مریں گے مشکلات آئیں گی۔ تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی۔ بلکہ دن بدن بڑھے گی اور اس وقت تم میں سے کسی کا مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں۔ تم میں سے اگر ایک مارا جائے گا تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے۔"

(درسِ القرآن ص۷۲)

میں آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تقریر کا اقتباس آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض کے نتیجہ میں مہدی معہود کے زمانہ میں تمام اقوام کو الفت اور برادری کے سلسلہ میں پرو دیا جائے گا۔ یہ وہ عظیم وعدہ ہے جو ہمیں دیا گیا ہے اور یہ وہ عظیم وعدہ ہے جس کے پورا ہونے کے آثار

(باقی ص۱ پر)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت وصیت سے ایک ماہ کے اندر اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۴۲ ۔ منکہ نصرت النساء زوجہ محمد قیوم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تنگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

۱۔ حق مہر ۱۰۰۰ روپیہ جو خاوند کے ذمہ ہے ۲۔ سونے کے زیورات دس تولہ جن کی قیمت ۲۰۰۰ روپیہ ہے ۳۔ برتن وغیرہ جن کی قیمت ۱۰۰ روپیہ ہے ۴۔ مویشی بکری وغیرہ قیمت ۳۰۰ روپیہ ۔ کل میزان قیمت جائداد ۳۴۰۰ روپیہ ۔ اپنی کل جائداد ۳۴۰۰ روپیہ کے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری زندگی میں اگر مزید جائداد پیدا ہوئی تو اس کی بھی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ الراقمہ نصرت النساء موصیہ۔ گواہ شد محمد شمس الحق معلم مدرسہ احمدیہ پنکال ۔ گواہ شد محمد قیوم خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۸۴۳ ۔ منکہ کنیز فاطمہ زوجہ اکبر خاں صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰ روپیہ ۔ ۲۔ سونے کے زیورات پانچ تولہ قیمت ۱۱۴۰ روپیہ چاندی کے زیورات ۴۰ تولہ قیمت ۲۰۲ روپیہ ۴۔ کھانے کے برتن ۵ کلوگرام قیمت ۸۰ روپیہ ۔ ۵ پیتل کے برتن ۸ کلوگرام قیمت ۱۱۲ روپیہ ۔ کل میزان قیمت جائداد ۳۰۳۴ روپیہ ۔ اپنی کل جائداد جس کی قیمت ۳۰۳۴ روپیہ ہے جس کی حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری زندگی میں اگر مزید جائداد ہوگی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتی رہوں گی ۔ الامۃ کنیز فاطمہ اہلیہ اکبر خاں صاحب ساکن پنکال ڈاکخانہ نواپٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ ۔ گواہ شد محمد شمس الحق معلم مدرسہ احمدیہ پنکال صوبہ اڑیسہ ۔ گواہ شد جمعہ خاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنکال ۔ اڑیسہ ۔

وصیت نمبر ۱۳۸۴۴ ۔ منکہ غلام بی بی بیوہ فیروز الدین قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال .... ساکن کالابن ۔ ڈاکخانہ ڈھیری اریوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ دسمبر ۱۹۷۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری کل جائداد صرف چار کنال خشکی زمین ہے جس کی موجود الوقت قیمت چھ صد روپے ۶۰۰ سرکاری نیم سرکاری ریٹ کے مطابق بنتی ہے ۲۔ ایک عدد بھینس ہے جس کی قیمت اوسطاً ۸۰۰ روپیہ بنتی ہے۔ کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ چودہ صد روپیہ ۱۴۰۰ بنتی ہے۔ پس میری کل جائداد مبلغ ۱۴۰۰ روپیہ سکہ رائج الوقت ریٹ کے مطابق بنتی ہے۔ میں اپنی جائداد چودہ صد روپیہ کے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جو ۱۴۰ روپیہ بنتی ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں یہ رقم ادا نہ کر سکوں تو میری مذکورۃ الصدر جائداد سے صدر انجمن احمدیہ قادیان وصول کرنے کی حقدار ہوگی اگر میری زندگی میں کوئی اور آمد ہو تو اس کے حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ غلام بی بی بیوہ فیروز الدین ساکن کالابن نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سی ایچ بشیر احمد پردیسی ۳ ۔ گواہ شد نور الدین صدر جماعت احمدیہ کالابن ۔ عبد الحمید عاجز ۔ خدام الاحمدیہ کالابن

وصیت نمبر ۱۳۸۴۵ ۔ منکہ محمد اکبر ولد مکرم محمد صادق صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ فروری ۱۹۷۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مجھے یکصد روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے اور مندرجہ بالا آمد کے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے ترکہ کے حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔ العبد محمد اکبر ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول دار المسیح قادیان ۱۹ ۔ گواہ شد اللہ دین قادیان صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹ گواہ شد قریشی عطاء الرحمٰن دار المسیح قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۴۶ ۔ منکہ رحیم النساء بیگم زوجہ محمد امام غوری صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ فروری ۱۹۷۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد بہ تفصیل ذیل ہے ۱۔ حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے ۵۰۰ روپے ۔ ۲۔ سونا بشکل زیور ۱ تولہ جس کی قیمت ۳۶۰ روپیہ ہے ماہانہ آمد ۲۰ روپیہ ہے۔ مذکورہ جائداد کے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ جو بھی جائداد یا آمد پیدا کروں گی اس کے حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ الراقمہ موصیہ رحیم النساء بیگم نزیل قادیان ۲۹ گواہ شد محمد امام غوری خاوند موصیہ گواہ شد محمد انعام غوری ۲۹

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نظامِ خلافت ۔ بقیہ

.. اسلام کے افق پر آج ہمیں نظر آ رہے ہیں اور خدا تعالیٰ نے جو یہ وعدہ کیا ہے وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔ سوال صرف یہ ہے کہ اس وعدہ کے پورا کرنے کے لئے وہ ہم سے جو قربانیاں مانگتا ہے کیا ہم اس کی منشاء کے مطابق اس کی رضا کے حصول کے لئے اس قدر قربانیاں پیش کر دیں گے جتنی وہ چاہتا ہے کہ ہم پیش کریں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو آپ یہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ بشارت دی ہے کہ ہم پر بھی ہمارا رب کریم اسی طرح فضل فرمائے گا جس طرح اس نے صحابہؓ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش برسائی تھی۔ اس سے بڑھ کر ہمیں کوئی بشارت نہیں مل سکتی اور اس سے بڑھ کر کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث نہیں بن سکتا

پس آج وقت ہے۔ دنیا دنیا کے کاموں میں محو اور غافل ہے۔ آپ خدا کے لئے اپنی غفلتوں کو چھوڑ کر اس کی اس عظیم بشارت کے وارث بننے کی سعی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین " (بدر ۱۳ اگست ۱۹۷۰ء)

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

(درخواست ہائے دعا)

خاکسار کی ایک ہمشیرہ اور چھوٹا بھائی میٹرک کا ، ایک ہمشیرہ بی اے سال دوم کا ، ایک بھائی بی اے سال اوّل کا نیز خاکسار ایم اے سال اوّل کا امتحان دے چکا ہے۔ ہم سب کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست ہے خاکسار قریشی محمد یوسف تیماپور

خاکسار کے دو بچے عزیز محمد اقبال قمر اور عزیز منیر احمد منیر علی الترتیب ٹی ڈی سی اور پی یو سی کے امتحانات دے چکے ہیں جملہ احباب اور بزرگانِ سلسلہ سے ہر دو عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں خاکسار محمد سلطان منور آباد سری نگر کشمیر

خاکسار امسال بی اے پارٹ فرسٹ کا امتحان دے چکا ہے۔ نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کا خواستگار ہوں۔ خاکسار محمد سلیم زاہد بانڈی پورہ کشمیر

عزیزم میر عبد المجید جو علیگڑھ یونیورسٹی میں ایل ایل بی کر رہے ہیں تعطیلات میں یہاں آئے تھے اور بیمار ہو گئے ہیں ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے خاکسار عبد الحمید ٹاک یاڑی پورہ

نمازِ جنازہ غائب

قادیان ۲۶ مئی ۔ آج بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی ۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے ۔ بلندیٔ درجات سے نوازے اور لواحقین کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

دفتر امیر مقامی قادیان

۱۔ فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ ۔ ہمشیرہ محترم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر مقامی قادیان
۲۔ مولوی محمد منظور علی صاحب مرحوم ۔ برہمن بڑیہ
۳۔ ابو الحسن صاحب مرحوم ۔ سیمن سنگھ
۴۔ والدہ صاحبہ مرحومہ عزیز محمد یوسف صاحب انور آف کنی پورہ کشمیر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
۵۔ ڈاکٹر لئیق احمد صاحب بھٹہ مرحوم ۔ شاہدرہ
۶۔ محمد حسین صاحب مرحوم گھٹیالیاں

مختلف مقامات پر

جلسہ ہائے یومِ خلافت کا انعقاد

جماعتِ احمدیہ یادگیر

مرکزی ہدایت کے مطابق مورخہ ۲۷ ہجرت کو بعد نمازِ مغرب مسجد احمدیہ میں زیرِ صدارت مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعتِ احمدیہ یادگیر وسیع پیمانے پر "جلسہ یومِ خلافت" کا انعقاد ہوا۔ مکرم عبدالرقیب صاحب تیرگر کی تلاوتِ قرآن پاک اور مکرم فضل احمد صاحب تیرگر کی نظم کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے مکرم رفعت اللہ صاحب غوری سیکرٹری تبلیغ نے احباب جماعت سمیت "خلافتِ احمدیہ" کو تاقیامت قائم رکھنے کے لئے عہد دُہرایا۔ مکرم نصرت اللہ صاحب غوری قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر اور مکرم عبدالسلام صاحب نندیال نے خلافت اور ڈکٹیٹر شپ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مکرم ولی الدین خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد خاکسار عبدالحلیم مبلغ نے "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے موضوع پر اور مکرم رفعت اللہ صاحب غوری نے "خلافتِ احمدیہ اور اہلِ پیغام" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مکرم نصرت اللہ صاحب غوری نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ آخر میں مکرم صدر صاحب جلسہ نے اپنی اختتامی تقریر میں نظامِ خلافت کی اہمیت وضرورت کو واضح کیا۔ بعد دُعا رات کے ٹھیک دس بجے جلسہ بخیر وخوبی برخاست ہوا۔

خاکسار: عبدالحلیم مبلغ یادگیر

جماعتِ احمدیہ سکندرآباد

۲۷ مئی ۱۹۷۲ء کو بعد نمازِ مغرب مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں زیرِ صدارت جناب سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکندرآباد جلسہ "یومِ خلافت" منعقد کیا گیا۔ خاکسار کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم عبدالرزاق صاحب کی نظم کے بعد محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب نائب پریذیڈنٹ نے محترم مولوی عبدالمالک خان صاحب کا ایک مضمون "خلافتِ ثالثہ کے موجودہ دور میں ہماری ذمہ داریاں" پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے آیتِ استخلاف پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے مشروط وعدہ کا ذکر کیا۔ اور بزرگانِ جماعت کے حوالوں کو پیش کرتے ہوئے خلافت کی برکات اور اس کی اہمیت پر مناسب روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم غلام قادر صاحب شرق مرحوم نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم مولوی ولی الدین صاحب نے خلافت کی تعریف اس کی اقسام اور خلافت اور بیعت کے تعلق کو قرآن کریم اور خلفاءِ راشدین کے تاریخی واقعات کی روشنی میں واضح کیا۔ آخر میں جناب سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب نے خلیفۂ وقت کے ساتھ تعلقات کو بڑھانے کے متعلق جماعت کو نصیحت فرمائی۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ مردوں کے علاوہ کثیر تعداد میں عورتیں بھی اس جلسہ میں شریک ہوئیں۔

خاکسار: بشیر الدین الہ دین
سیکرٹری تبلیغ وتعلیم جماعت احمدیہ سکندرآباد

جماعتِ احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ)

جماعتِ احمدیہ کیرنگ کی جامع مسجد میں شب ۸ بجے خاکسار کی زیرِ صدارت جلسہ یومِ خلافت کی کارروائی تلاوتِ قرآن پاک جو مکرم شیخ مصاحب نے کی اور مکرم فضل الرحمٰن صاحب ومکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب نے نظم خوانی کی شروع ہوئی۔ بعدازاں مکرم منشی انیس الرحمٰن صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی اور خلافت کے روحانی انعام ہونے پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ وقاضی جماعت نے خلافت کی برکات کے عنوان پر کی۔ آخر میں خاکسار نے خلافتِ اُولیٰ اور ثانیہ نیز ان کی برکات پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ مردوں کے علاوہ مستورات بھی اس روحانی جلسہ میں شریک ہوئیں۔ مائک کا بھی بہتر انتظام تھا۔

خاکسار: سید فضلِ عمر کٹکی
مبلغ سلسلہ مقیم کیرنگ

جماعتِ احمدیہ شورت (کشمیر)

بعد نمازِ مغرب مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۷۲ء مسجد احمدیہ شورت میں جلسہ یومِ خلافت زیرِ صدارت مقامی صدر مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار منعقد ہوا۔ تلاوت خواجہ عبدالعزیز صاحب لون اور نظم خواجہ محمد عبداللہ صاحب ڈار نے پڑھی۔ خواجہ عبدالخالق صاحب راتھر نے جماعت کو اتحاد واتفاق سے رہنے اور نظامِ سلسلہ کی پابندی کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد خواجہ محمد عبداللہ صاحب نے آیتِ استخلاف کی تلاوت کی اور ترجمہ سُنایا۔ خلافت سے وابستگی پر زور دیا۔ بعد ازاں مقامی مبلغ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے تقریر کی۔ جس میں الامام جُنّة يقاتل من ورائه۔ کی احسن پیرایہ میں تشریح کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو خلافت کی عظیم برکات سے پوری طرح متمتع ہونے کی تلقین کی۔ جلسہ کی کارروائی بعد دُعا اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار: سعد اللہ لون۔ شورت

جماعتِ احمدیہ برّہ پورہ (بہار)

مرکزی ہدایت کے مطابق خاکسار نے ۲۶ مئی ۱۹۷۲ء کو تمام احبابِ جماعت ومستوراتِ جماعت کے سامنے ۲۷ مئی کو یومِ خلافت منانے کا اعلان کیا اور اس کی تیاری شروع کر دی۔ سب سے پہلے اپنی جماعت کی طرف سے جناب امام صاحب اہلِ سنت والجماعت بڑی مسجد برہ پورہ اور جناب صدر صاحب ایسوسی ایشن برہ پورہ۔ بھاگلپور کے نام تحریری دعوت ناموں کے ذریعہ غیر از جماعت معززین کو جلسہ میں مدعو کیا۔ اور غیر از جماعت بھائیوں کے درمیان مسجد میں اعلان کر دینے کی درخواست کی۔ اتنا ہی نہیں چونکہ اپنے غیر از جماعت بھائیوں کے جلسوں میں ہمیں مدعو کیا جانا بُرا سمجھا جاتا ہے اور کسی طرح کی تقریر کرنے کا موقعہ دیا جانا تو درکنار چھوٹی سے چھوٹی مداخلت بھی برداشت نہیں کی جا سکتی ہے۔ اس لئے خاکسار نے اپنے دعوت ناموں میں خاص طور سے غیر از جماعت بھائیوں کو اپنے اس جلسہ یومِ خلافت میں تقاریر کرنے، نعت ونظم وغیرہ پڑھنے کے لئے بھی مدعو کیا۔ تاکہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارا یہ جلسہ دینِ اسلام وقرآن سے باہر ہے جیسا کہ وہ سمجھتے ہیں۔ لیکن مخالفت میں وہ اتنا پورے اترے کہ ہمارے دعوت ناموں کا غیر از جماعت معززین کے بیچ اعلان کرنا بھی گناہِ کبیرہ سمجھا۔ اور اس طرح بہت زیادہ لوگوں کی شرکت تو نہیں ہوئی پھر بھی چند مخلص نوجوانوں اور بوڑھوں نے الگ تھلگ رہ کر اور چند دوست مذاقاً شریک ہوئے۔ جس کے لئے بھی میں ان کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ میں ان کی اس طرح کی شرکت کی بھی امید نہیں رکھتا تھا۔

بہرحال مورخہ ۲۷ مئی کو حسبِ پروگرام بعد نمازِ مغرب جناب سید صدر الدین صاحب کی صدارت میں خاکسار کے دروازہ پر جہاں اکثر بحث ومباحثہ کا اکھاڑہ لگا رہتا ہے، جلسہ کی کارروائی مکرم محمد شمیم الدین صاحب بی۔ اے بی۔ ایل۔ سیکرٹری تعلیم وتربیت کی تلاوتِ سورہ رحمٰن سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد خاکسار کے چھوٹے بھائی سید عبدالنقی صاحب نے جو کہ ابھی غیر احمدی ہیں، خلافت ونبوّت کی حقیقت سے متعلق ایک نظم پڑھی جسے اُسی دن بہت ہی مختصر وقت میں ہمارے ایک بہت ہی مخلص غیر احمدی بھائی مکرم ڈاکٹر محمد عمر عادل صاحب نے ترتیب دیا تھا۔

اس مختصر سی نظم کے بعد ہمارے ایک نو احمدی بھائی محمد اظہر خان صاحب کے دو بچوں عزیز محمد سرور رضا خان اور عزیز محمد انور رضا خان نے یکے بعد دیگرے تلاوت کی۔ بعدہٗ مکرم سید فیروز الدین صاحب ایم۔ ایس سی نے ایک نظم پڑھی۔

نظم کے بعد مکرم اظہر خان صاحب بی اے آنرز نے "خلافت کسے کہتے ہیں" کے موضوع پر ایک مختصر لیکن پُرمغز تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم محمد شمیم الدین صاحب کی "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر ایک مختصر سی تقریر ہوئی۔ ان کی تقریر کے بعد مکرم سید عبدالنقی صاحب نے ایک دوسری نظم بھی پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے "خلافت از روئے قرآنِ مجید" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔

خاکسار کی اس آخری تقریر کے بعد مکرم سید صدر الدین صاحب نے صدارتی تقریر کی جس میں انہوں نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اور جلسہ میں شریک ہونے والوں کا شکریہ ادا کیا۔

جلسہ میں ہمارے ایک معزز مہمان جناب محمد منظور علی صاحب جو کہ ریٹائرمنٹ لے کر ان دنوں "بنگلہ دیش" سے آئے ہوئے ہیں، بھی موجود تھے۔

اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ مردوں کے علاوہ عورتیں بھی پردہ کی رعایت سے اس جلسہ میں شریک تھیں۔

خاکسار: ایم۔ اے۔ باقی
صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ
(بھاگلپور۔ بہار)

نیکی میں جلدی کرنیکا

ارشاد

مسابقت فی الخیرات کا ارشاد خداوندی ہے چندہ تحریکِ جدید کے تعلق میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا:-

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دیدیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جائے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

ضلع بارہ مولا کشمیر کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

مختلف مقامات پر تقسیم لٹریچر - ۱۶ بیعتیں

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سری نگر (کشمیر)

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے منشاء کے مطابق خاکسار نے ضلع بارہ مولا کی احمدیہ جماعتوں کا دورہ کیا۔ خاکسار کے ساتھ مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب قریشی بھی تھے۔ موصوف کی وجہ سے احقر کو کافی سہولت رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

روانگی از سری نگر

مورخہ ۶/۵/۷۲ کو ہم دونوں سری نگر سے ہیچہ مرگ کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں پر ہماری جماعت قائم ہے۔ ان لوگوں کا اخلاص قابلِ تعریف ہے۔ ہم یہاں ایک رات رہے۔ خاکسار نے رات کو اور پھر صبح بھی درس دیا۔

ایک دلچسپ واقعہ

میں مکرم راجہ محمد صاحب خان صدر جماعت کے گھر میں درس دے رہا تھا، ایک غیر از جماعت دوست بھی بیٹھے انہماک سے سن رہے تھے اختتام درس پر انہوں نے کہا کہ میں بیعت کرتا ہوں میری ضمانت دو۔ میں نے کہا میں تو ضمانت دیتا ہوں مگر آپ کس چیز کی ضمانت چاہتے ہیں؟ کہنے لگے کہ اگر مرزا صاحب امام وقت نہ ہوئے اور خدا تعالیٰ نے مجھ سے باز پرس کی کہ تم نے ایسا کیوں کیا تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس پر میں نے کہا چلو میں اس چیز کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ یہ دوست جن کا نام مکرم عبد المجید صاحب خان ہے سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے آمین۔ دوپہر کا کھانا صدر صاحب کے گھر میں کھانے کے بعد ہم نے یہاں کی مجلسِ عاملہ کا انتخاب کیا۔ اللہ تعالیٰ سب عہدیداروں کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ یہاں سے ہم دونوں لدرون کے لئے روانہ ہوئے۔

سیرۃ النبی صلعم پر لیکچر

لدرون میں ہمارا قیام مکرم و محترم محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار صدر جماعت کے ہاں رہا۔ یہاں بھی ہماری مختصر سی جماعت ہے جو سب کے سب بڑے ہی مخلص اور بہت جذبہ رکھنے والے ہیں۔ یہاں احمدیوں اور غیر احمدیوں کی مشترکہ مسجد ہے۔ نماز مغرب و عشاء ہم نے اسی مسجد میں ادا کیں۔ نماز مغرب کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلعم کی سیرۃ پر آدھ گھنٹہ لیکچر دیا جس میں آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ، نماز، روزہ کے متعلق آپ کے ارشادات گرامی اور موجودہ زمانہ کے متعلق آپ کا فرمان وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔ نماز مغرب اور عشاء دونوں احمدیوں اور غیر احمدیوں نے خاکسار کی قیادت میں ادا کیں۔ یہاں سے ہم ہانجی پورہ کے لئے روانہ ہوئے۔

۱۶ بیعتیں

ہانجی پورہ وہ جگہ ہے جہاں ہمارے ایک مخلص اور احمدیت کے شیدائی بزرگ ضلع ہزارہ پاکستان سے آئے ہوئے مہاجر مکرم حکیم عبد الرحمٰن صاحب مرحوم آباد ہوئے تھے۔ آپ ہی کی کوششوں سے ہیچہ مرگ اور لدرون میں جماعتیں قائم ہوئیں۔ جب آپ وفات پانے کے قریب تھے تو افرادِ خاندان نے نمازِ جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ بے شک آپ لوگ بھی میری میت کو ہاتھ نہ لگانا خدا تعالیٰ میرے دفنانے کا خود انتظام فرمائے گا۔ میں نے جس نور کو پایا ہے کیا میں اسے اندھیرے میں تبدیل کر سکتا ہوں؟ جاؤ اور پورے گاؤں میں منادی کر دو کہ میں احمدی ہوں۔ اللہ اکبر۔ کیا ایمان تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے آمین۔ ہم مسافر تھے اور اس گاؤں میں اجنبی۔ کوئی ہمیں نہیں جانتا تھا۔ ہماری وضع قطع کو دیکھ کر کچھ دوست ہمارے ارد گرد جمع ہوئے اور ہمارے آنے کی غرض و غایت دریافت کی۔ ہم نے مختصراً کہا کہ ہمارا یہاں روحانی رشتہ تھا اس کو دیکھنے آئے تھے۔ ان کے کہنے پر کہ وہ کون صاحب تھے "حکیم صاحب" ہمارا جواب تھا۔ پھر کیا تھا سب کی آنکھوں میں آنسو بھی تھے اور پیار بھی۔ یہ افراد حکیم صاحب کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے ہمیں علیحدہ ایک کمرے میں جگہ دی گئی۔ اس کے بعد خاکسار نے مختصر سی تقریر کی۔ حکیم صاحب کا خاندان اس وقت بیس بائیس افراد پر مشتمل ہے جن میں سے صرف حکیم صاحب کا بڑا فرزند احمدی تھا باقی سب غیر احمدی جن میں ایک دوست مقامی مسجد کے امام بھی ہیں۔ بہرحال تقریر کا ان پر اچھا اثر ہوا۔ اور اسی وقت سولہ ۱۶ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا کرے آمین۔

ایک غیر احمدی دوست کے گھر میں قیام

ہانجی پورہ سے ہم اچھر ماگام کیلئے روانہ ہوئے۔ یہاں پر بھی ہمارے کچھ دوست ہیں۔ ہمارا قیام ایک غیر احمدی دوست محمد عبد اللہ صاحب کے گھر میں رہا۔ یہ دوست بڑے ہی مخلص اور مہمان نواز ہیں۔ ان کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ امید ہے کہ جلد مع اہل سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ کچھ مزید غیر از جماعت دوستوں سے ملے۔ اور انہیں پیغامِ حق پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو سلسلہ میں داخل ہونے کی سعادت عطا کرے۔ یہاں سے ہم دونوں بہت سارا جنگلی علاقہ پیدل چل کر کپواڑہ پہنچے۔ کپواڑہ سے کریالی۔ کاشیرہ۔ اور منی گاہ گئے۔ ان تینوں جگہوں پر ہمارے دوست موجود ہیں۔

روانگی برائے ٹاٹ گنڈ پائین

کپواڑہ سے بذریعہ بس علاقہ لنگیٹ کے لئے روانہ ہوئے اس علاقہ کے ایک گاؤں ٹاٹ گنڈ پائین کے ہمارے بزرگ مولانا اسد اللہ صاحب قریشی ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کوٹلی مظفر آباد میں بحیثیت مربی کام کر رہے ہیں۔ ان کی محبت نے ہمیں ان کے آبائی گاؤں جانے کے لئے مجبور کر دیا۔ چنانچہ ہمارا یہاں صرف دو گھنٹے ٹھہرنے کا پروگرام تھا۔ لیکن مولوی صاحب موصوف کی ہمشیرہ محترمہ اور چچا اور ان کے چچا زاد بھائیوں نے ہمیں رکوا لیا۔ اور ہم یہاں رات کو ٹھہرے۔ بعض افرادِ خاندان جلسہ سالانہ قادیان پر جانے کا پختہ ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا کرے آمین — مورخہ ۱۱/۵/۷۲ کو ہم دونوں بارہ مولا کے لئے روانہ ہوئے اور یہاں پر اپنے پرانے احمدیوں کے ساتھ ملاقات کی۔ ایک پرانے احمدی عبد الخالق مرازی بوجہ فالج عرصہ سوا پانچ سال سے فریش ہیں ان کے لئے بزرگان سے دعا کی درخواست ہے۔

اس دورے میں ہم نے مختلف مقامات پر لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ اور پندرہ ۱۵ کے قریب احمدیہ کیلنڈر بھی مختلف جگہوں پر تقسیم کئے مولا کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دورے کو کامیاب کرے اور نومبائعین کو استقامت عطا فرمائے اللّٰھم آمین۔

امتحان پری میڈیکل میں نمایاں کامیابی

اور اظہارِ تشکر

مورخہ ۳۱ مئی کو گورو نانک یونیورسٹی امرتسر کے امتحان پری میڈیکل کا نتیجہ نکل آیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ میرا بیٹا عزیز عبد الرشید بدر $\frac{555}{650}$ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں سوم آیا۔ جبکہ اول اور دوم آنے والوں نے علی الترتیب ۵۲۱، ۵۱۲ نمبر حاصل کئے ہیں۔

خدا کا شکر ہے اس نے اپنے خاص فضل اور بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت کی دعاؤں کے طفیل عزیز کو ایسی نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ اس پر میں تمام احبابِ جماعت کا تہہ دل سے ممنون ہوں اور خدا کے حضور سر بسجود۔ اب احباب دعا فرمائیں کہ جس میڈیکل کالج میں عزیز کا داخلہ موجبِ برکت ہے اس کے سامان بھی اپنے فضلِ خاص سے پیدا کر دے۔ اور عزیز کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور قابل ڈاکٹر بن کر سلسلہ اور بنی نوعِ انسان کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لانے کی توفیق پائے آمین۔

خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری

نوٹ:— زیر رسید نمبر ۲۲۰۳ مورخہ ۴-۶-۱۹۷۲ء مبلغ پانچ روپے مساجد فنڈ میں اور مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

بہت خیال فرمایئے

کہ آپ کی اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے تو فوری طور پر ہمیں لکھیے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجیے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ:- "Autocentre"

فون نمبرز:- 23-1652 23-5222